فخر اماثل و اشباہ جناب مولانا مفتی محمد سعد اللہ

دام برکاتہم کا رسالہ فضائل ابوحنیفہ میں اور اردو زبان میں ترجمہ اوکی

فقہ اکبر و وصیت نامہ

تصنیف امام اعظم کا عقائد اہل سنت و جماعت میں شعبان کی پندرھوین تاریخ سنہ ۱۲۹۶ ہجری مین

بیچ مطبع محمدی کی محمد حسین نے چھاپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شکر و احسان ہی خدای پاک کا * آدمی جسنی بنایا خاک کا * آسمان اوسنی بنایا بی ستون
جسمین تارے ہین بہت حد سے فزون * چاند سورج سی جہان روشن کیا * رات دن گردش مین دونون کو کیا
انبیا بھیجے ہدایت کی لیے * اولیا اونکی ہوئی ہین فیض سے * سب سی بہتر ہین محمد مصطفے
فخر عالم سید ہر دو سرا * تا قیامت ہو جیو اون پر سلام * اور اونکی آل یارون پر تمام
اور جتنے مجتہد ہین دین کے * رحمت حق حشر تک اونپر رہی * بعد اسکی جاننا چاہئے کہ کئی برس
پہلے اس عاجز نے بعض احباب کی فرمایش سی فقہ اکبر کا ترجمہ اردو زبان مین کیا تھا
وہ ترجمہ کئی مرتبہ چھپا مگر صاحبان چھاپہ نے اوسکی صحت مین جیسا کہ چاہئے اہتمام نکیا
لہذا اندنون مین برادر دینی اور دوست قدیمی زبدہ کاملین حاجی محمد حسین صاحب نے
اصرار کیا کہ بعضے حالات حضرت امام ابوحنیفہ کی بھی تیمناً اور تبرکاً اس ترجمہ کی اول
مین لکھے جائین تا اس مرتبہ یہہ رسالہ کمال صحت کی ساتھہ واسطے فائدہ مسلمان بہائیون
کی چھاپہ کیا جاوے ہر چند فضل و کمال امام صاحب کی سارے جہان پر روشن ہین
اور صدہا کتابین آپ کی مناقب مین موافق و مخالف مذہب سی تصنیف ہوئین لیکن
بعضے دشمنون اور کتنے متعصبون شافعی مذہب نے امام پر طعن بھی کئے ہین اور

اس زمانی مین بہی مبتدعین نی اماموں کی حق مین زبان درازی شروع کی ہی خصوص
ہمارے امام کی شان مین لہذا یہہ عاجز ایکا صحیح حال اکثر شافعی مذہب کی کتابون سی
لکہتا ہی تا کسی مبتدع کو یہہ گمان نہو کہ اپنی مذہب والونکا مبالغہ ہی خدایا ان بزرگون
کی تصدق سی اس عاجز کی عاقبت بخیر کر اور جو اس ترجمہ کا باعث ہی اور جو نیک نیتی
سی مطالعہ کری اون سب کی مرادین حاصل کر اب یہان سی سنا چاہیی کہ امام اعظم
کا نام نعمان بن ثابت ہی اور کنیت ابو حنیفہ اور نسب مین اختلاف ہی تہذیب الکمال مین
احمد بن عبد اللہ سی منقول ہی کہ وہ کہتی تہی مجہسی کہا میری باپ شاذان نی روری کی کہ سنا
مینی اسمعیل سی وہ کہتی تہی مین بیٹا ہون حماد بن نعمان بن ثابت بن مرزبان کا فارس
کی احرار لوگون سی واللہ ہماری بزرگون سی کوئی کبہی غلام نتہا میری دادا ثابت
کو اونکی باپ حضرت علی رض کی پاس لیگئی تہی آپنی دعای برکت اونکی اور اونکی ذریت کی
واسطی فرمائی ہمکو امید ہی کہ اللہ تعالی نی اونکی دعا ہماری حق مین قبول کی اور نعمان بن
مرزبان ہی کہ جسنی نوروز کی دن حضرت علی کی پاس فالودہ ہدیہ بہیجا تہا آپنی فرمایا
نوروزنا کل یوم ہمارا ہر دن نوروز ہی اور تواریخ ابن خلکان مین لکہا ہی نعمان بن ثابت
بن زوطا بن ماہ کابل کی لوگون سی ہین احمد بن اسحق کہتی ہین زوطا غلام اولاد سی
تیم اللہ بن ثعلبہ کی اور معدن الیواقیت مین اور چند قول ہی لکہی ہین حقیقت حال کی اللہ
جانی واقدی اور سمعانی نی امام ابو یوسف سی نقل کیا ہی کہ امام اعظم سن اسی
مین پیدا ہوئی اور اتفاق ہی محدثین اور مورخین کا کہ امام کی زمانی مین کتنی اصحاب
تہی ایک اونسی انس بن مالک کہ بصرہ مین سب اصحاب کی بعد سن اکانوی یا
۹۳ ترانوی مین ترانوی یا ننانوی برس کی ہو کر حجاج کی مرنی سی دو برس پہلی دنیا
سی تشریف لیگئی اونکی وفات کی وقت امام گیارہ یا تیرہ برس کی تہی کذا فی
مدینۃ العلوم و معدن الیواقیت و اعلام الاخبار وغیرہا کہتی ہین امام نی حضرت انس سی

ہین حدیثین روایت کی ہین حدیث پہلی طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ
علم کا ڈہونڈنا ہر مسلمان پر فرض ہی حدیث دوسری اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ اِغَاثَةَ اللَّهْفَانِ
بیشک اللہ دوست رکہتا ہی فریاد رسی غمگین کی حدیث تیسری لَوْ وَثِقَ الْعَبْدُ بِاللّٰهِ تَعَالٰی
ثِقَةِ الطَّیْرِ لَرَزَقَهٗ کَمَا یَرْزُقُ الطَّیْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا
اگر اعتماد رکہتا بندہ اللہ پر جیسا پرندہ رکہتا ہی بیشک رزق پہنچاتا اللہ جیسا پرندہ کو دیتا ہی
صبح کو خالی پیٹ جاتا ہی شام کو کہایا پہرتا ہی کذا فی الطحطاوی دوسرے عبداللہ بن ابی اوفی
بن علقمہ کہ کوفی مین سن چہیاسی ۸۶ یا ستاسی ۸۷ مین سب اصحاب کی پیچہی رحلت فرما ہوئی ہین
انکی آخر وقت مین امام چہہ یا سات برس کی ہتی ابن حجر اپنی مختصر مین لکہتی ہین پانچ برس کا
سن سماع حدیث مین معتبر ہی لہذا اسمعیل بخاری نی محمود بن ربیع کی روایت پانچ برس کے
سن کی قبول کی ہی امام نی ونسی یہہ روایت کی ہی مَنْ بَنٰی لِلّٰهِ مَسْجِدًا وَلَوْ
کَمَفْحَصِ قَطَاةٍ بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ جو خدا کی واسطی مسجد
بناوی اگرچہ لوہا کی کہونسلی برابر ہو اللہ اوسکی لئی جنت مین گہر بنائیگا کذا فی الطحطاوی
تیسرے سہل بن سعد ساعدی کہ مدینی مین سب اصحاب کی بعد آخر سن اٹہاسی ۸۸ یا اکانوی ۹۱
مین جنت کو تشریف لیگئی ہین انکی آخر عہد مین امام آٹہہ یا گیارہ برس کی ہتی مدینۃ العلوم مین
مذکور ہی امام نی انکا زمانہ مقرر پایا لیکن روایت نہین کی چوتہی ابو طفیل عامر بن واثلہ کہ
مکہ مین ساری جہان کی اصحاب کی بعد سن ایک سو دس ۱۱۰ مین رحلت فرما ہوئی ہین اور
بمطابق امام نی سن چہیانوی ۹۶ ہجری سولہ ۱۶ برس کی عمر مین کیا ہی ملاقات نکرنا امام کا
ابو طفیل سی کہ جہان مین ایک اصحابی اور وقت باقی رہی ہتی اور لوگ اصحاب کو ڈہونڈہکر
ملاقات کرتی ہتی نہایت مستبعد ہی ان چار اصحاب کا ہونا امام کی وقت مین متفق
علیہ ہی بلکہ علامہ کفوی کہتی ہین ان چارون سی روایت بہی ثابت ہی اور امام
نووی شافعی تہذیب الاسما مین اور یافعی قاضی اپنی تاریخ مین لکہتی ہین کہ امام

ان چار کی اور چند اصحاب کی ہوئی مین امام کی وقت مین اور روایت کری مین امام
کی اونسی لوگون کو شک ہی ازانجملہ معقل بن یسار اور جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن
انیس اور عایشہ بنت عجرد اور بعضی واثلہ بن الاسقع اور عبد اللہ بن جزء کو بہی ذکر
کرتی ہین طحطاوی مین لکہا ہی امام فرماتی ہین مین چودہ برس کا تہا کہ عبد اللہ بن انیس
سن چورانوی مین کوفی مین آئی مین نی اونسی یہہ حدیث سنی حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي
وَيُصِمُّ دوستی چیز کی اندہا بہرا کر دیتی ہی یعنی اوسکی عیب دیکہنی سننی سی اور عایشہ
بنت عجرد سی امام نی یہہ حدیث روایت کی ہی اَكْثَرُ جُنْدِ اللهِ فِي الْأَرْضِ الْجَرَادُ لَا
آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ بڑا لشکر اللہ کا زمین مین ٹیڈیان ہین مین نہین کہاتا اور
حرام بہی نہین کہتا اور واثلہ بن الاسقع سی دو حدیث روایت کی ہین پہلی حدیث
دَعْ مَا يُرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يُرِيبُكَ چہوڑ دی اوسکو جو شک مین ڈالی اوسکی ساتہ جو
شک مین نڈالی امام فرماتی تہی مین اپنی باپ کی ساتہہ چہیانوی برس ہجری مین حج کو
گیا تہا کعبہ کی پاس لوگون کا حلقہ دیکہا مینی اپنی باپ سی پوچہا یہہ کیا ماجرا ہی
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اصحاب کی آس پاس لوگ ہین یعنی عبد اللہ بن حارث
بن جزء کی امام کہتی ہین مینی سنا کہ یہہ حدیث فرماتی تہی اِعَانَةُ الْمُسْلِمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ
مُسْلِمٍ مسلمان کی مدد کرنا ہر مسلمان پر فرض ہی اور مسند خوارزمی مین ابن
جزء سی یہہ روایت منقول ہی مَنْ تَفَقَّهَ فِي دِينِ اللهِ كَفَاهُ هَمَّهُ وَرَزَقَهُ
جو دین کی مسئلی سیکہی اللہ اوسکی فکر اور رزق کو کافی ہی اور جابر سی امام نی یہہ روایت
کی ہی کہ ایک انصاری نی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آکر پوچہا میری کبہی بیٹا
نہین ہوا آپ نی فرمایا اَيْنَ اَنْتَ مِنْ كَثْرَةِ الْاِسْتِغْفَارِ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ
يُرْزَقُ بِهَا الْوَلَدُ تب کب استغفار بہت پڑہتا ہی اور صدقہ بہت دیتا ہی تو تیری بیٹا ہو
پس اوس مرد نی بہت استغفار پڑہنا اور بہت صدقہ دینا شروع کیا تب اوسکی نو بیٹی

ہوئی اور خوارزمی نی مسند ابو حنیفہ مین لکھا ہی روایت کرنا امام کا اصحاب سی علما کی
نزدیک متفق ہی مگر اعداد اصحاب مین اختلاف ہی بعض کہتی ہین سات مرد ایک
عورت اور بعضون نی کم وبیش شمار کئی ہین اور منکرین کہتی ہین انکی زمانی مین چار اصحاب
منفرد تھی پر ملاقات اور روایت ثابت نہین مگر یہہ انکار محض تعصب اور عناد ہی امام
کی یار آپکا تابعی ہونا اور روایت کرنا اصحاب سی نقل کرتی ہین اعلام الاخیار مین مذکور
ہی کہ امام اوائل حال مین بیس مرتبہ سی زائد بصرہ مین تشریف لی گئی ہین ملاقات نہونی
آپکی حضرت انس سی نہایت بعید ہی بلکہ امام نووی نی تہذیب مین ملاقات امام کی
حضرت انس سی نقل کی ہی اور علامہ کفوی فرماتی ہین اگرچہ بعض محدثین امام کی تابعی
ہونی کو نہین مانتی لیکن امام کی یارون نی اسناد صحیحہ سی ثابت کیا ہی کہ امام نی بجائی
حدیث اصحاب سی روایت کی ہین اور امام کی یار انکا حال خوب جانتی تھی اور
مگر حال ثابت کرنی والی کا قول منع کرنی والی نہ ماننی والی سی معتبر اور مقدم ہے
اسی واسطی شرعاً گواہی عدم پر مقبول نہین بلکہ حافظ الحدیث جلال الدین سیوطی
شافعی تبییض الصحیفہ مین لکھتی ہین کہ امام ابو معشر عبد الکریم بن عبد الصمد طبری مقری
شافعی نی مرویات ابو حنیفہ کی اصحاب سی ایک رسالی مین جمع کئی ہین اور
ابن سعد نی بیان کیا ہی کہ ابو حنیفہ نی دیکھا ہی انس وغیرہ اصحاب کو پس وہ تابعی ہین
اور یہہ بات کسی اور امام مین انکی معاصرین سی مثل اوزاعی شامی اور حماد کی بصری
اور ثوری کوفی اور مالک مدنی اور مسلم بن خالد زنجی مکی اور لیث بن سعد مصری مین
نہین پائی جاتی تمام ہوا کلام سیوطی کا الحاصل امام کا تابعی ہونا مسلم الثبوت ہی
اور تابعی صحیح قول کی موافق اوسکو کہتی ہین جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب
کی ملاقات سی مشرف ہو یعنی مجالست ومصاحبت اور روایت ضرور نہین ہی
بعضون نی کہا ہی لیکن امام ہماری ہر قول کی موافق تابعی ہین جنکی حق مین حق

حق تعالیٰ فرماتا ہی والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم
باحسان رضی الله عنهم ورضوا عنه واعد لهم جنات تجری تحتها الانهار یعنے
بڑہی ہوئی مرتبہ مین وہ ہین جو پہلی ہین مہاجرین اور انصار سی اور جو اونکی تابع ہین نیک
بات مین خوش ہی الله اون سی اور وہ الله سی اور طیار کر رکہی ہین واسطی اونکی
باغ جنکی نیچی نہرین بہتی ہین غرض یہہ مرتبہ تابعی ہونیکا جو ان مجتہد سی انہین کے
واسطی خاص ہی اس واسطی کہ امام مالک سن نوی یا چورانوی یا ستانوی ہین پیدا
ہوئی ہین اسلئے کہی مین انکا تشریف فرما ہونا مکی مین ثابت نہین تا احتمال ہو ابو طفیل
سی ملاقات کا بلکہ ابن صلاح نی تصریح کی ہی کہ امام مالک تبع تابعین سی ہین کہ
انکو کسی اصحابی سی ملاقات نہین ہوئی اور امام شافعی شاگرد امام مالک کی سن
ڈیڑہ سو مین پیدا ہوئی اور امام احمد بن حنبل شاگرد امام شافعی کی ایک سو چونسٹہ
مین پیدا ہوئی ان دونو صاحبون کی زمانی مین تو کسی طرح اصحابی کا ہونا ممکن
نہین کہ سن ایک سو دو کی بعد کوئی اصحابی آدمیون سی روی زمین پر باقی نہین رہا
پس ثابت ہوا کہ امام اعظم کا مرتبہ اور ائمہ مجتہدین سی نہایت بڑہی اور داخل ہین
قرن ثانی مین بموجب اس حدیث شریف کی خیرکم قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین
یلونهم یعنی بہتر تمسی ہماری زمانی والی ہین پہر جو اونکی پیچہی آوین پہر جو اونکی پیچہی آوین
یعنی زمانہ ہمارا اور ہماری اصحابکا بہتر ہی پہر زمانہ تابعین کا پہر اونکی دیکہنی والون کا جو تبع تابعین
کہلاتی ہین علامہ کردری کہتی ہین امام تابعین کی زمانی مین مجتہد تہی کہ علم دین تعلیم فرماتی تہی
اور تابعین کبار سی مناظرہ کرتی تہی چنانچہ مناظرہ انکا شعبی سی نذر بالمعصیۃ مین مشہور ہے
اور اجماع تابعین کا انکی وقت مین بغیر انکی معتبر نہ تہا امام فرماتی ہین حضرت صلی الله علیہ
وسلم کا ارشاد اور اصحاب کا فرمانا ہمارے سر اور آنکہون پر مسلم ہی اور جو تابعین سی منقول
ہی تو انکا اور ہمارا قول برابر ہی کیونکہ ہم وہ برابر یعنی اونکی بات ہمپر مان لینا واجب نہین

اُس کلام سی بہی آپکا تابعی ہونا نکلتا ہی اور مسند خوارزمی مین سیف الائمہ سائلی سی نقل
ہی امام نی چار ہزار تابعین سی علم سیکہا ہی اور آپ سبب کمال احتیاط کی جو مسئلہ قرآن
و حدیث سی نکالتی جب تک سب استاذ وہ پسند نکرتی اوسکی اجازت ندیتی نقل ہی کہ جب
کوفی کی مسجد جامع مین مسند افادہ پر بیٹہتی ہزار شاگرد آس پاس تہی اونمین سی چالیس شاگرد
جید مجتہد قریب حاضر رہتی جو مسئلہ استخراج کرتی اونسی مناظرہ اور مشورہ کرتی اور حدیثون اور
اصحابؓ کی قول کو جو جسکو یاد ہوتا سنتی اور جو آپ کو یاد ہوتا فرماتی جب خوب چہان چہانکر
مہینی دو مہینی کی بعد ٹہیک ہو جاتا تب حکم فرماتی خطیب نی تاریخ بغداد مین لکہا ہی امام نی
علم سیکہا ہی حماد بن سلیمان اور عطا بن ابی رباح اور ابی اسحق شعبی اور ہاشم بن حبیب اور
محمد بن المنکدر وغیرہم تابعین کبار سی لیکن نسبت شاگردی کی حماد کی طرف مشتہر ہی
حماد شاگرد ہین ابراہیم نخعی کی وہ شاگرد ہین علقمہ اور اسود اور شریح قاضی کی یہہ تینون شاگرد
ہین حضرت عمر اور حضرت علی اور عبد اللہ بن مسعود کی امام نووی تہذیب مین نقل کرتی ہین
کہ ایک مرتبہ امام ابو جعفر بادشاہ کی پاس گئی اوسنی پوچہا آپنی کس سی علم سیکہا فرمایا
حماد سی اونہون نی ابراہیم نخعی سی اونہون نی حضرت عمر حضرت علی عبد اللہ بن مسعود
عبد اللہ بن عباس سی ابوبکر بن نجیب کہتی ہین فقہ کو بویا عبد اللہ بن مسعود نی اور سینچا
علقمہ نی اور نکالا ابراہیم نخعی نی اور کاٹا حماد نی اور پیسا ابو حنیفہ نی اور گوندہا ابو یوسف نی اور
روٹی پکائی محمد بن حسن نی اور کہا مشائخ نی اور ہم تقسیم کرتی ہین اور حنفیہ کی کتابون مین
بہت حدیثین امام کی فضائل مین منقول ہین چنانچہ در مختار وغیرہ مین یہہ حدیث نقل کی ہے
إِنَّ آدَمَ افْتَخَرَ بِي وَأَنَا أَفْتَخِرُ بِرَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي اسْمُهُ نُعْمَانُ وَكُنْيَتُهُ أَبُو حَنِيفَةَ
وَهُوَ سِرَاجُ أُمَّتِي یعنی حضرت آدم نی فخر کیا اپنی اولاد مین مجہسی اور مین فخر کرتا ہون اپنی امت
مین نعمان ابو حنیفہ کی ساتہہ وہ میری امت کا چراغ ہی نقل کیا اس حدیث کو فقیہ ابو اللیث نی
بعد مدت مقدمہ مین اور نقل اس حدیث کی چند محدثین اہل حق نی ساتہہ فقہا مذکور کرتی ہین محمد

کون سب مین کلام ہی چنانچہ ابن جوزی حدیث مذکور کا جن مین کہتی ہین یہہ حدیث
موضوع ہی اور ضیاء معنوی شرح مقدمہ غزنوی مین لکہا ہی یہہ ابن جوزی کا تعصب ہی
ورنہ اس حدیث کی روایت طرق متعددہ سی ثابت ہی واللہ اعلم اور سیوطی تبییض الصحیفہ
مین لکہتی ہین امام کی مناقب کو حدیث موضوع سی ثابت کرنیکی حاجت نہین صحیح بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سی روایت ہی کہ وہ امام کی حق مین بشارت ہی لَوْ کَانَ
الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِنْ فَارِسَ اگر ایمان ثریا کی پاس ہوتا البتہ
اوس سی فارس کی لوگ لیتی اور صحیح مسلم مین یہہ روایت ہی لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ
الثُّرَیَّا لَذَهَبَ بِهٖ رَجُلٌ مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ اگر ایمان ثریا کی پاس ہوتا لی جاتا
اوسکو ایک مرد فارس کی لوگون سی اور طبرانی کی معجم کبیر مین اسطرح منقول ہی لَوْ کَانَ
الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَا تَنَالُهُ الْعَرَبُ لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِنْ فَارِسَ اگر ایمان
ثریا پر معلق ہوتا کہ عرب اوسکو نہ پاتی بیشک حاصل کرلیتی اوسکو فارس کی مرد اور
ابو نعیم نی حلیہ مین ابو ہریرہ سی روایت کی ہی لَوْ کَانَ الْعِلْمُ بِالثُّرَیَّا لَتَنَاوَلَهٗ
رِجَالٌ مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ اگر علم ثریا کی پاس ہوتا بیشک لیتی اوسکو فارس کی مرد ابن
حجر خیرات الحسان مین لکہتی ہین امام مالک سی امام شافعی نی پوچہا تم نی ابو حنیفہ کو دیکہا
فرمایا دیکہا ایسا شخص تہا اگر چاہتا تو زور تقریر سی اس ستون کو سونی کا بنا دیتا اور حرملہ بن
یحیی نی امام شافعی سی نقل کیا ہی اَلنَّاسُ فِی الْفِقْهِ عِیَالٌ عَلٰی اَبِیْ حَنِیْفَةَ سب لوگ
فقہ مین پرورش یافتہ ہین ابو حنیفہ کی اور ایک روایت مین یون ہی مَنْ اَرَادَ اَنْ یَتَبَحَّرَ فِی
الْفِقْهِ فَلْیَلْزَمْ اَبَا حَنِیْفَةَ وَاَصْحَابَهٗ جو فقہ مین تبحر چاہی وہ ملازمت کری امام
ابو حنیفہ کی اور اونکی یارون کی اس قول کو امام نووی اور ذہبی اور بہت سی شافعیون نی
نقل کیا ہی مرقات مین دیکہی کہ اعمش نی جو کہ حدیث کی ائمہ سی کئی مسئلی امام سی پوچہی
جواب معقول دیا پوچہا تمنی کہان سی استنباط کیا فرمایا فلانی فلانی احادیث واثار سی جو

تمنی ہمسی نقل کی ہین ابو عبید سکی استنباط کا طریق بتایا اوزاعی نی انصاف کیا اور فرمایا ہم
عطار ہین تم طبیب ہو اور شمنی نی شرح نقایہ مین لکھا ہی کہ امام شافعی نی اپنی مسند مین محمد بن
حسن سی اونہون نی ابو یوسف سی اونہون نی عبد اللہ بن دینار سی اونہون نے عبد اللہ بن عمر
سی یہ حدیث نقل کی ہی اَلوَلاءُ لُحمَۃٌ کَلُحمَۃِ النَّسَبِ لَا یُبَاعُ وَلَا یُوھَبُ ولا اپنایت ہی جیسی اپنایت
ہوتی ہی نسب کی نہ بیچی جاتی نہ بخشی جاتی ولا کی معنی حق آزادی کا یعنی جیسی اپنایت والی نسب کی
وارث ہوتی ہین ایسی ہی جو کوئی غلام لونڈی کو آزاد کری وہ وارث ہوتا ہی اوسکا اور
اگر وہ نہو تو اوسکی ناتی والی بشرطیکہ اوس غلام و لونڈی کی اپنی موجود نہون اور امام نووی
نی خطیب بغدادی سی نقل کیا ہی کہ امام شافعی نی محمد بن حسن سی روایت کی ہی اس تحقیق سے
معلوم ہوا کہ امام شافعی شاگرد ہین امام محمد کی اور حقائق شرح منظومہ مین لکھا ہی کہ امام
شافعی نی کہا ہی اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَعَانَنِی عَلَی الفِقہِ بِمُحَمَّدِ بنِ الحَسَنِ شکر اللہ کا ہی
کہ جسنی فقہ مین مجکو محمد بن حسن سی اعانت بخشی اور ابن حجر نی خیرات الحسان مین ذکر کیا ہی
جب امام شافعی نی بغداد مین جاکر امام کی قبر کی زیارت کی اور دو رکعت نماز پڑھی رفع یدین
نہین کیا کہتی ہین وہ رکعتین صبح کی تہین اوسمین قنوت سی نہین پڑہا لوگون نی اسکا سبب
پوچہا کہا مجکو شرم آئی اس امام کی سامنی بہت خلاف کرنی سی و ہکذا فی المیزان الشعرانی اور
مرقات مین لکھا ہی ایک آدمی امام ابو حنیفہ کو امام شافعی کی سامنی برا کہتا تہا بولا کہ کہاں ہی
شخص تو ایسی شخص کو برا کہتا ہی کہ وہ تین چوتہائی فقہ کا سب کی نزدیک مالک ہی اور ایک
چوتہائی مین سب شریک ہین پوچہا کیونکر فرمایا فقہ آدہی سوال ہی اور آدہی جواب ہی سوال سب
اونکی ایجاد کئی ہوئی ہین اور لوگ سب جوابون مین مخالف نہین بلکہ بعض مین پس تخمینا آدہی
جوابات اونکی ہی سب کی نزدیک مسلم ہین علی بن عاصم کہتی ہین اگر ساری جہان کی عقل تولی جائے
ابو حنیفہ کی عقل سب سی زائد ہوتی یعنی اونکی [illegible] فی المسند حسن بن [illegible]
کہ امام چار ہزار حدیث روایت کرتی تہی دو ہزار حماد سی اور دو ہزار اور استادون سی کہا

فی اعلام الاخیار اور امام استخراج مسائل مین بیشتر مشغول رہتی تھی اور یہہ امر نہایت اہم تھا
اور روایت حدیث کی کم کرتی تھی کہ یہہ کام اور بہت لوگونسی ہو سکتا ہی کذا فی المرقاۃ
امام ابو الفضل کرمانی کہتی ہین امام نی پانچ لاکہہ مسئلی استخراج کئی ہین اور خطیب خوارزمی لکہتی ہین
تیراسی ہزار مسئلی نکالی ہین اڑتیس ہزار عبادات مین باقی معاملات مین اگر یہہ بات نہوتی لوگ گمراہ
ہو جاتی کذا فی طبقات الکفوی عاصم قاری استاد تھی امام کی قرأت مین جب امام نی فضل و کمال کی
شہرت پائی واسطی استفادہ کی حاضر ہوتی اور کہتی یا ابا حنیفۃ جئتنا صغیرا وجئتنا
کبیرا ای ابو حنیفہ تو ہماری پاس لڑکائی مین آتا تہا ہم تیری پاس بوڑہاپی مین آتی ہین کذا فی اعلام الاخیار
امام نووی تہذیب مین اور یافعی مرآۃ الجنان مین لکہتی ہین امام صاحب نی خواب مین دیکہا کہ
قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کہود کر آپکی ہڈیان اپنی سینہ پر جمع کرتا ہون اسکی تعبیر ابن سیرین
سی پوچہوائی تعجب سی کہا یہہ خواب کسنی دیکہا ہی وہ جواب ندیا پہر پوچہا وہی کہا جب تیسری بار
پوچہا کہا اس خواب کا دیکہنی والا اس زور شور سی علم کو پہیلائیگا کہ اس سی پہلی کسی نی ایسا شخص
نہین ہوا اور امام صاحب اپنی لڑکائی سی نہایت حاضر جواب تہی نقل ہی کہ قیصر روم نی ایک
قاصد کو بہت سا مال دیکر منصور بادشاہ کی پاس بہیجا تا علمای اسلام کو جمع کرکی تین سوال پوچہی اگر
جواب معقول دین تو مال اونپر تقسیم کری ورنہ مسلمانونسی خراج لی بادشاہ نی علما اور عقلا ی
وقت کو جمع کیا اور ایک عالم تماشی کو آیا امام صاحب تہی کہ لڑکی تہی اپنی باپ کی ساتہہ گئی
اور اوس قاصد رومی نی منبر پر چڑہ کر پوچہا کسی کو تاب جواب کی نہ آئی امام صاحب نی اپنی
باپ سی اجازت جواب دینی کی چاہی باپ نی منع کیا جب اوسنی پہر پوچہا تو آپنی مضطر ہو کر
بادشاہ سی اجازت لیکر اس قاصد سی کہا کیا تو سائل ہی اوسنی کہا ہان فرمایا منبر سی اوتر
مین چڑہ کر جواب دونگا سائل شاگرد ہوتا ہی مجیب استاد شاگرد کا مرتبہ نیچا ہی استاد کا
اونچا تب وہ اوترا آپ چڑہی اور فرمایا اب پوچہہ اوسنی پوچہا اللہ سی پہلی کیا تہا آپنی فرمایا
تو گنتی جانتا ہی کہا ہان فرمایا ایک سی پہلی کونسا عدد ہی اوسنی کہا وہ سب سی پہلی ہی اوس سی

پہلی کون ہوتا فرمایا جب واحد مجازی لفظی سی کوئی پہلی نہیں ہو سکتا تو واحد حقیقی سی پہلی کیونکر ہو سکی
پہر اوسنی پوچہا اللہ کا موںہہ کدہر ہی فرمایا جب شمع روشن ہوتی ہی اوسکی روشنی کا موںہہ کدہر ہوتا ہی
اوسنی کہا اوسکی روشنی سب طرف برابر ہی فرمایا جب نور مجازی کی کوئی جہت مقرر نہیں تو
نور حقیقی ساری آسمانوں اور زمین کا کیونکر کسی جانب ہو پہر اوسنی پوچہا اللہ اس وقت کیا کرتا ہی آپنی
فرمایا اوسکی یہہ شان ہی کہ تجہہ سی مشبہہ کو منبر سی اوتار کر مجہسی موحد کو منبر پر چڑہاتا ہی اس حکایت کو
علامہ کفوی نی خطیب خوارزمی سی نقل کیا ہی اور فتاوی ظہیریہ مین لکہا ہی ایک بڑی آدمی کی گہر
دو ولیمہ کی تقریب مین علمای وقت جمع تہی ایک سب دستر خوان پر بیٹہی تہی کہ دفعۃ عورتون مین
غل ہوا جب سبب پوچہا تو معلوم ہوا کہ لوگون نی شبہہ سی شب زفاف مین ایک دولہہ کی دولہن دوسری کی
پاس بہیجی اور ہر ایک نی اپنی بی بی سمجہہ کر صحبت کی سفیان ثوری نی کہا دونو کو اپنی خاوندون
پاس جانا قبل عدت کی درست نہیں امام صاحب بہی شامل تہی ابن زیاد نی پوچہا تمہاری نزدیک
کیا ہی سفیان ثوری خفا ہو کر بولی انکی پاس گیا ہوتا حضرت علی نی جو شبہہ سی وطی ہوا اوسمین
یہی حکم کیا تہا امام صاحب نی فرمایا دونو دولہہ میری پاس آوین پہر ہر ایک سی پوچہا تجہی اس
دولہن نی پسند ہی جسکی ساتہہ تونی صحبت کی ہی ہر ایک راضی ہوا امام نی فرمایا تم دونون
اپنی اپنی منکوحہ کو طلاق دیکر اپنی مدخولہ سی نکاح کر لو پہر شوق سی صحبت کرو اسواسطی کہ
جب شوہر قبل خلوت کی طلاق دی تو عدت لازم نہیں آتی اور شبہہ سی جو مدخولہ ہوا اوسکی
ساتہہ عین عدت مین نکاح اور صحبت درست ہی سفیان ثوری نی پوچہا تمنی یہہ کیسا حکم کیا
فرمایا اس سی آپس مین دوستی رہیگی عداوت نہوگی والا اگر عدت تک انتظار کرتی
ہر ایک کی جی مین خیال رہتا کہ اسنی میری جورو کی ساتہہ صحبت کی ہی اور مبادا کوئی اپنی جورو کو
طلاق دیدیتا تمام حاضرین مجلس آپکی ذکاوت سی اچنبہی مین رہ گئی اور روض الفائق مین لکہا ہی
کہ ایک عورت نی مسجد مین آکر ایک سیب آدہا سرخ آدہا زرد امام کی سامنی رکہا آپنی اوسکی دو
ٹکڑی [illegible] کیا جب وہ چلی گئی یارون نی پوچہا کہ اسکا کیا مطلب تہا فرمایا اس عورت

حیض کا خون کبھی سرخ کبھی زرد آتا ہی طہر کو پوچھتی تھی یعنی جتنا دیدہ سفید ہی پانی تو سفید
ہوتا ہی ایسا پانی صاف ہو تو طہر ہی اور ایک دن کا ذکر ہی کہ امام مسجد میں تھی تب خارجیوں نے
تلواریں ننگی کر کر کہا ہم دو باتیں پوچھتی ہیں اگر جواب نہ دیگا تو ہم مار ڈالینگی آپنے فرمایا
تلواروں کو میان کرو جواب دونگا بولی ہم تیری گردن کی چھری کا میان بنایا ہی تو آپ سمجھتی ہیں
آپنے فرمایا پوچھو کہا دو جنازے دروازے پر آئی ہیں ایک شرابی کا جو عین نشے میں
مر گیا دوسرا ایک عورت کا جو حرام کا پیٹ ڈالتی ہی مر گئی یعنی دونوں کو بے توبہ موت
نہیں ہی اور خارجیوں کا مذہب ہی کہ ذرا سی گناہ سے کافر ہو جاتا ہی پس ہونکا یہہ ارادہ تھا
اگر ان دونوں کو مومن کہینگی تو ہم انکو مار ڈالینگی آپنے فرمایا یہہ دونوں کس قوم
سے ہیں کیا یہود میں بولی نہیں پوچھا نصاری میں کہا نہیں پوچھا مجوس میں کہا نہیں
پوچھا بت پرست ہیں کہا نہیں پوچھا پھر کون ہیں کہا مسلمان تب آپنے فرمایا تمہیں اسکا
جواب آپ نے دیا کہا کیونکر فرمایا جنہی خود اقرار کیا کہ مسلمان ہیں پھر کافر کیونکر ہونگی پھر پوچھا
یہہ دونوں جنتی ہیں یا دوزخی فرمایا میں ان دونوں کی حق میں وہ بات کہتا ہوں جو حضرت ابراہیم
نے اپنی امت کی حق میں کہی ہی فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ
رَّحِیْمٌ جو میری تابعداری کری وہ مجھ سے ہی اور جو نافرمانی کری پس تو بخشنے والا ہی اور
میں وہ کہتا ہوں انکی حق میں جو حضرت عیسی نے اپنی امت کی حق میں فرمایا ہی اِنْ تُعَذِّبْهُمْ
فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ اگر تو عذاب کری انکو
تو وہ تیری بندی ہیں اور اگر تو بخشی انکو تو تو زبردست حکمت والا ہی جب امام نی یہہ
فرمایا وہ سب اپنی مذہب سے تائب ہوئی اور عمر المضاحک میں مسطور ہی ایک شخص
نے امام سے مسجد میں پوچھا اگر تم نبیذ کو حلال کہتی ہو تو میں ابھی مسجد میں پیتا ہوں
آپنے فرمایا تیری جورو تجھ پر حلال ہی یا حرام کہا حلال فرمایا اگر اوسکی ساتھ مسجد
میں صحبت کر سکتا ہی تو نبیذ بھی مسجد میں پی اور آثار البلاد و اخبار العباد وغیرہ میں ہی

منقول ہی کہ ایک شخص کچہ نقدی ایک آدمی کی پاس امانت رکہہ کر حج کو گیا پہر آنیکی بعد
مانگی تو مکر گیا وہ امام کی پاس پہنچا تہا مظلوم نی امام سی کہا فرمایا یہان سی جلد چلا جا
اور کسیکا کسی سی ذکر نکر جب وہ گیا تو امانت رکہنے والی سی کہا یہ چند آدمی میری پاس
آئی ہین قاضی کی تلاش مین اگر تم اس خدمت کو قبول کرو تو ٹہراؤن اوسنی بظاہر ذرا
سا انکار کرکی مان لیا پہر آپنی اوس مظلوم سی بلاکر کہا اب تو جاکر اوسی کہہ تجکو شاید
میری امانت فراموش ہوئی ہی خیال کر کہ مینی فلانی دن اوس جگہ تجکو دی تہی
اوسنی اس خیال سی کہ مبادا لوگونکو میری خیانت کا گمان ہو تو قاضی نکرین اوسکی امانت
پہیر دی جب امام پاس آکی قضا کا طالب ہوا فرمایا یہ عہدہ تیری لائق نہین اور فتاوی
سراجیہ مین مذکور ہی ایک اعرابی نی امام سی پوچہا ایک واو سی یا دو واو سی فرمایا
دو واو سی اوسنی کہا بارک اللہ فیک کما فی لا ولا حاضرین نی حیران ہوکر اسکی معنی پوچہی
فرمایا تشہد کو پوچہتا تہا کہ دو واو سی ہی جیسی ابن مسعود کی روایت التحیات للہ
والصلوات والطیبات یا ایک واو سی جیسی ابی موسی کی روایت التحیات المبارکات
والصلوات الطیبات اوسنی کہا برکت دی تجہی جیسی برکت دی لا ولا مین اور لا ولا سی اشارہ کیا اس آیت کیطرف
شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ لا شرقیۃ ولا غربیۃ مگر اس حکایت مین یہ شک ہی کہ ابی موسی کی
روایت مین ایک واو بہی نہین ہی چنانچہ حدیث کی جاننی والون پر مخفی نہین واللہ اعلم
اور کشاف مین مذکور ہی ایک دفعہ قتادہ کوفی مین آئی لوگ اونکی گرد ہوئی تو فرمایا جو مسئلہ
جی چاہی سو پوچہو امام بہی صغیر سن وہان موجود تہی کہا پوچہو چیونٹی حضرت سلیمان کی نر تہی
یا مادہ اونکو تامل ہوا امام نی فرمایا مادہ تہی پوچہا کاہی سی معلوم ہوا آپنی کہا حق تعالی
فرماتا ہی قالت نملۃ اگر نر ہوتی قال نملۃ فرماتا تذکرۃ الاولیا مین لکہا ہی ایک شخص حضرت
عثمان کی حق مین لفظ یہودی کا کہتا تہا امام نی اوس سی کہا مین چاہتا ہون تو اپنی بیٹی فلانی
یہودی کو بیاہ دی کہا یا امام کوئی مسلمان اپنی بیٹی یہودی کو دیتا ہی فرمایا سبحان اللہ تو اپنی بیٹی یہودی کو

دینا جائز نہین کہتا پیغمبر کا بیٹی دیتا ہو دیکھو کیونکر جائز کہتا ہی تب اوسنی توجہی اور مصرات
مین مذکور ہی امام باقر رحمۃ اللہ علیہ نی ابوحنیفہ سی پوچھا مینی سنا ہی تم میری دادا کی
حدیثین چھوڑکر قیاس پر عمل کرتی ہو کہا ای فرزند رسول مین تمسی تین باتین پوچھتا ہون
ایک یہہ کہ نماز بہتر ہی یا روزہ فرمایا نماز کہا اگر مین قیاس پہ چلتا تو حیض والی عورتونکو نماز کی
پہیر لینی کا حکم کرتا نہ روزیکا مگر مین حکم کرتا ہون نماز کی معاف ہونیکا اور روزیکا قضا کرنیکا
دوسری یہہ کہ منی زیادہ ناپاک ہی یا پیشاب فرمایا پیشاب کہا اگر مین قیاس ہی معتبر رکھتا
تو پیشاب کی بعد غسل کا حکم کرتا نہ منی کی بعد تیسری یہہ کہ عورت ضعیف ہی یا مرد فرمایا
عورت کہا اگر مین نص کو چھوڑکر قیاس پہ چلتا میراث مین عورت ضعیف کو دونا حصہ
دلوتا مرد سی امام باقر نی اوسنی معانقہ اور مصافحہ کرکر عذر کیا اور کہا مخالفین عبث ہی تمہین
متہم کرتی ہین اور میزان شعرانی مین لکھا ہی کہ ابو مطیع نی کہا مین امام کی پاس کوفی کی
مسجد جامع مین تہا کہ سفیان ثوری اور مقاتل بن حیان اور حماد بن سلمہ اور امام جعفر صادق
وغیرہم نی آکر کہا ہمنی سنا ہی کہ تم دین خدا مین بہت قیاس کرتی ہو ہم تمہاری حال مین ڈرتی
ہین کہ یہہ تمہی بہلی قیاس ابلیس نی کیا تہی پس امام نی ان سب سی مناظرہ کیا جمعہ کی صبح سی زوال تک اور اپنا مذہب
بیان کیا کہ مین اول قرآن پر عمل کرتا ہون اگر اوسمین نہو تو حدیث پر اگر اوسمین نہو تو اقوال صحابہ پر اور متفق کو مقدم کرتا ہون مختلف پر اوسکی
بعد قیاس کرتا ہون سب اوٹھ کھڑی ہوکر اونکی ہاتھ اور گھٹنی چومی اور کہا انت سید العلماء
تم سب عالمونکی سردار ہو اور تاریخ ابن خلکان مین لکھا ہی ابو العباس طوسی منصور بادشاہ کا مصاحب امام سی
عداوت رکھتا تہا ایک دفعہ اوسنی امام کو بادشاہ کی پاس دیکھکر اپنی دلمین کہا آج انکو قتل کرونگا پوچھا بادشاہ
نی ایک آدمی کی گردن مارنیکا حکم دیا ہی ہمکو اوسکا حال معلوم نہین تم کیا کہتی ہو امام نی فرمایا
بادشاہ کا حکم حق ہی یا باطل پر کہا حق اونہی فرمایا حکم حق کو بیچ و بجا لایا کر امام صاحب نی اپنی یارونسی کہا
اسنی مجہہ پر داو کیا تہا مینی اسیکو گرفتار کیا اور اسی تاریخ مین مذکور ہی ربیع منصور کا
مصاحب انکا بڑا دشمن تہا ایک روز اوسنی بادشاہ کی سامنی کہا یا امیر المومنین ابوحنیفہ تمہاری دادا

عبد اللہ بن عباس سے عداوت رکہتے ہیں اسواسطے کہ اونکا مذہب یہہ ہے جو شخص قسم
کہائے پہر ایک دو دن کے بعد انشاء اللہ کہے تو اوسکا استثنا کرنا درست ہے یعنی قسم اوسپر لازم
نہیں ہوتی اور ابو حنیفہ کہتے ہیں اگر استثنا متصل کہے تو درست ہے ورنہ جائز نہیں امام نے فرمایا
یا امیر المومنین ربیع کہتا ہے تمہارے لشکر کا بیعت کرنا تمہارے ہاتہہ پر درست نہیں پوچھا
کسطرح فرمایا اسواسطے کہ یہان قسم کہا کر بیعت کر جاتے ہیں پہر گہر جاکر انشاء اللہ کہتے ہیں
تو انکی قسم ٹوٹ جاتی ہے منصور ہنسہ پاکر ہنس پڑا اور کہا اے ربیع تو ابو حنیفہ سے تعرض
نہو جب دربار سے باہر آئے ربیع نے کہا یا ابو حنیفہ آج تو تمنے میرا خون کیا ہوتا فرمایا نہیں
بلکہ تمنے اور میں نے اپنے تئیں بچایا اور معدن الیواقیت میں لکہا ہے ایک عالم نے امام سے پوچہا
تم کبہی کوئی مسئلہ بتاکر پچہتائے بہی ہو فرمایا ہاں ایک دفعہ لوگوں نے پوچہا ایک حاملہ
مرگئی ہے اور اوسکے پیٹ میں بچہ پہرتا ہے کیا حکم کیا عورت کا پیٹ چاک کر بچہ نکال لو
مجہکو شرمندگی ہوئی کہ میت کو تکلیف دی خدا جانے وہ بچہ جیا یا نہیں اوسنے کہا
یا امام ندامت کی جگہہ نہیں وہ لڑکا یہہ سائل ہے کہ تمہاری برکت سے اللہ نے
مجکو ماں کے پیٹ سے نکالا اور علم دیا اور امام صاحب سے منقول ہے کہ مجکو اس دعا کی برکت
سے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ عَلٰی طَاعَتِکَ علم حاصل ہوا اور سید جلال بخاری سے
نقل ہے کہ جو فرائض کے بعد اس دعا کو پڑہے دروازے علم کے اوس پر کہل جائینگے مترجم
کو بہی اپنے اساتذہ سے پہنچا ہے کہ بعد فرائض کے گیارہ بار اول و آخر درود کے ساتہہ پڑہنا
کشائش علم کیواسطے نہایت مفید ہے اب تہوڑا سے بیان ہے آپکی عبادت اور پرہیزگاری کا
امام غزالی احیاء میں لکہتے ہیں ابو حنیفہ آدہی رات بیدار رہتے تہے ایک مرتبہ کہیں جاتے
تہے لوگون نے دیکہ کر آپس میں کہا یہہ ابو حنیفہ تمام رات جاگتے ہیں جب سے تمام رات
جاگنا شروع کیا اور کہا حیف ہے جو نیک بات میری طرف نسبت کریں وہ مجہہ
میں نہو وکذا فی طبقات الفقہا للیافعی اور معدن الیواقیت میں مذکور ہے امام تین

سو رکعت نفل رات مین پڑہتی تہی ایک دفعہ ایک عورت نے راہ مین کہا یہہ شخص پانسو رکعت نفل کی
رات مین پڑہتا ہی امام نے سن کر پانسو رکعت پڑہنا شروع کیا پہر ایک بار راہ مین لڑکون
نے امام کو دیکہہ کر آپس مین کہا یہہ شخص ہزار رکعت ہر رات مین پڑہتا ہی اور تمام شب بیدار
رہتا ہی جب سی ہزار رکعت پڑہتی اور رات بہر نسوتی خطیب نے تاریخ بغدادی مین ذکر کیا ہی
امام نے تیس یا چالیس برس تک عشا کی وضو سی صبح کی نماز پڑہی ہی اور نماز کی کثرت سے گہٹنی
آپکے اونٹ کی گہٹنی سی ہوگئی تہی اور اکثر راتونمین سبلا قرآن ایک رکعت مین ختم کرتی اور رمضان مین
ایک شب مین ختم کرتی تہی ایک ہر روز ایک پچہلی کو ہر رات ایک ساری مہینی کی تراویح مین
اور امام نووی نے عبد اللہ بن مبارک سی تہذیب مین نقل کیا ہی کہ امام نے پینتالیس برس
تک ایک وضو سی پانچون نمازین پڑہی ہین طحطاوی مین نقل ہی کہ جس جگہہ امام نے وفات
پائی ہی وہان ستر ہزار قرآن ختم کئی تہی اور ملا علی قاری نے مرقات مین سات ہزار لکہی ہین
اور در مختار مین مذکور ہی کہ امام صاحب نے پچپن حج کئی ہین اور حق تعالی کو سو مرتبہ خواب
مین دیکہا ایک دن کا ذکر ہی کہ امام نے ایک لڑکیکو پہسلنی کی جگہہ پر دیکہکر فرمایا خبردار پہسلنا
نہیں اوسنی کہا مین اگر پہسلونگا خود گرونگا سنبہلنا تمہارا چاہیئی کہ عالم کا لغزش کہانا
عالم کو خرابی مین ڈالتا ہی اوس دن سی امام نے اپنی شاگردونسی فرمایا میری قیاس کی سوا
جو قیاس تمہاری دلمین گذرے بی تکلف بیان کیا کرو جیسی امام ابو یوسف وغیرہ کا
سنے سے قیاس جاری ہوا اور امام نووی نے تہذیب مین سفیان بن عیینہ سی نقل کیا ہی ہماری
وقت مین ابو حنیفہ سی بہت نماز پڑہنی والا کہ مین نہین آیا اور میری آنکہہ نے اونکی مثل
نہین دیکہا اور عبد اللہ ابن مبارک سی نقل کیا ہی کہ مسعر کو مینے امام کی حلقہ مین علم سیکہتی
دیکہا اور وکیع سی نقل کیا ہی کہ امام سی بڑا فقیہ مجکو نہین ملا اور ابو بکر بن عیاش سی نقل کیا ہی
کہ امام صاحب سفیان ثوری کی بہائی کی مرنی مین ماتم پرسی کو گئی تہی سفیان ثوری آپکی تعظیم کو
کہڑی ہوئی اور اپنی جگہہ پر بٹہا کر آپکے سامنی مودب بیٹہی بعد برخاست کی یا ادب نے

سفیان ثوری سی پوچہا ہمکو اس تعظیم و تکریم سی بڑا تعجب ہی اسکا کیا سبب ہی سفیان
ثوری نی کہا یہہ شخص علم مین مرتبہ رکہتا ہی اگر اسکی علم کی تعظیم نکرون تو اسکی بڑی عمر کی تعظیم چاہیی
اور اگر اسکی بڑی عمر کی تعظیم نکرون تو اسکی فقاہت کی تعظیم چاہیی اور اگر اسکی فقاہت کی
تعظیم نکرون تو اسکی پرہیزگاری کی تعظیم چاہیی اور معدن مین مذکور ہی جب امام اپنی عیال
کو نفقہ دیتی تو اتنا ہی خیرات کرتی اور جب نئی کپڑی پہنتی تو اتنی قیمت اہل علم کی تواضع
کرتی اور جب کہانا کہاتی اوس سی دو چند فقیر کو دیتی امام صاحب ریشمین کپڑی کی جسکو
عربی مین خز کہتی ہین سوداگری کرتی تہی ایک دفعہ کا ذکر ہی کہ ایک بوڑہیا آئی اور کہا
مین بیچنی کو آئی ہون ایک تہان دیکہہ کر کہا مین ضعیف و غریب ہون ہی یہہ تہان جتنی کو پڑا ہو
مجہی دو فرمایا چار درم کو وہ بولی مجہہ سی ٹہٹہہ کرتی ہو میرا اُسن ہی فرمایا یعنی دو کپڑی ساتھ
لئی تہی ایک چار درم کم دونو کی قیمت کی برابر بک گیا تو چار درم دیکر بیچا کذا فی التہذیب
للامام النووی اور معدن مین ذکر ہی تجارت مین ایک شخص انکا شریک تہا ایکبار وہ مصر کو گیا آپنی
اوسکی پاس کپڑون کی تہان بہیجی اور لکہا کہ ان تہانو مین ایک ناقص ہی بیچنی والی سی اطلاع کردینا جب
تہان بک چکی پہر امام نی پوچہا تو بیچنی والی عیب جتا دیا تہا اوسنی کہا مین بہول گیا امام صاحب
نی اپنا حصہ نفع نمیت کہ تیس ہزار درم کا تہا شبہہ کی سبب سی تصدق کردیا اور ایک شخص انکا
مقروض تہا اوسکی محلی مین کوئی آپکا شاگرد مرگیا تہا جب وہان گئی تو دہوپ تہی سب
لوگ انکی قرضدار کی دیوار کی تلی سایہ مین بیٹہی تہی آپ احتیاط سی دہوپ مین بیٹہی اور کہتی ہین کوفی مین
ایک بکری جاتی رہی تہی امام نی سات برس تک بکری کا گوشت نہین کہایا اسلئی کہ شاید
اوس بکری کا ہو اور سات برس کی تخصیص اسواسطی کہ بکری کی عمر اکثر اسی قدر ہوتی ہی اور امام محمد بچپنی
وقت بہت خوبصورت لڑکی تہی ایک دفعہ کی سوا اونکو بی داڑہیکا نہین دیکہا ستون کی پیچہی بٹہا
کر علم تعلیم فرماتی تہی کذا فی معدن الیواقیت اور ملا علی قاری نی ابن حجر سی امام صاحب
کی یہہ کرامت نقل کی ہی کہ ابو یوسف لڑکائی مین اپنی ماں سی بہاگ کر امام صاحب کی پاس

آئی جب اونکی بابت آکر شکایت کی آپنی حوالہ کیا پہر بہی ایسا ہی اتفاق ہوا اور ابو یوسف نہایت
تکلیف میں رہتے امام صاحب نے فرمایا کیف بك وانت تاکل الفالوذج
تیرا کیا حال ہی تو تو فالودہ کہاتا ہے بعد امام صاحب کے جب ابو یوسف ہارون رشید کی
پاس پہنچی تو اونسی فالودہ دبلیش کیا ابو یوسف ہنسی ہارون رشید نی ہنسی کا سبب پوچہا
تب انہونی یہہ قصہ ذکر کیا اور بعضی ناداں لوگ امام صاحب کے فضائل میں نقل کیا کرتے
ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام اور حضرت امام مہدی بہی مذہب حنفی کی موافق حکم کرینگے
اور کہتی ہین حضرت خضر نی فقہ حنفی کو سیکہا اور ابو القاسم قشیری کو تعلیم کیا یہہ سب غلط محض
اور اسکا اعتقاد کرنا سخت گناہ ہی بلکہ اصل قصہ کسی ملحد نی بنا کر عوام حنفیہ کو دہوکی میں
ڈالا ہی تفصیل ان مضامین کی اور غلط ہونا اسکا ذخائر المہمات اور اشاعہ میں مذکور ہی اور
ملا علی قاری نی مشرب الوردی فی مذہب المہدی میں بہی مفصلا ذکر کیا ہی ہان اسقدر
ثابت ہوا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت
کے موافق قرآن حدیث کی حکم کرینگی چنانچہ امام سبکی نی اس بات کو اپنی کتاب میں
ذکر کیا ہی اور سبب وفات میں آپکی اختلاف ہی قول صحیح یہہ ہی کہ بغداد میں حالت قید میں
رحلت فرما ہوی تفصیل اوسکی یہہ ہی کہ شعبی استاذ امام کی قاضی ہتی منصور بادشاہ
نی اپنی غلامونکو کچہہ زمین دی ہتی بعضونکو ہبہ کی اور بعضونکو بطور وقف کے کوتوال
کو حکم دیا کہ اسکا کاغذ علما اور قاضی کی مہرسی لکہوا دی سارے علما اور قاضی نی مہر
کی جب کاغذ امام کی پاس آیا اور لانی والی نی کہا بادشاہ کا حکم ہی اسپر گواہی کرو امام
نی فرمایا بادشاہ کہاں ہی اوسنی کہا اپنی گہر فرمایا وہ میری پاس آوی یا میں اوس پاس
جاون تو اوس سی سن کر گواہی کرون کوتوال نی کہا سارے عالمون اور قاضی نی گواہی
لکہدی ہی تو ایک جوان فضول ہی آپنی کہا یہہ شخص کا معاملہ اوسکی ساتہہ ہی جب اسکی
خبر بادشاہ کو پہنچی شعبی کو بلوا کر پوچہا گواہی میں نی لکہا ہی شرط ہی کہا ہان بادشاہ نی

کہا پھر بغیر میری دیکھی تمنے کیون گواہی دی کہا مین پاتا تھا کہ تیرا حکم ہی اور تیری بولنی
پر قدرت تھی بادشاہ نی کہا یہہ بات حق سی دور ہی اسی بات پر شعبی کو معزول کیا اور
اسپر مشورہ ہوا کہ ابو حنیفہ شریک سفیان ثوری مسعر بن کدام ان چارونمین کسیکو قاضی
کیا چاہیئی چارونکو بلوایا رستی مین امام نی کہا مین بہانہ کرونگا سفیان ثوری بہاگ جاینگی
مسعر مجنون بن جاینگی مگر شریک پہنس جاینگی یقین ہی کہ نہین سفیان ثوری قضای حاجت
کی بہانی [illegible] پیچہی چلی گئی وہان کشتی دیکھی ملاح سی کہا اس دیوار کی پیچھی ایک آدمی ہی
مجھی چھری سی ذبح کیا چاہتا ہی اوسنی لکڑیونمین چھپا دیا ذبح کرنیمین اشارہ تہا اس حدیث
کیطرف مَن جُعِلَ قَاضِیًا بَینَ النَّاسِ فَقَد ذُبِحَ بِغَیرِ سِکِّینٍ جو قاضی ہوا لوگونمین مثل
بغیر چہری کی ذبح کیا گیا سپاہی نی ہر چند ڈہونڈا سفیان کو نہ پایا جب یہہ تینو بادشاہ کی
پاس پہنچی مسعر نی بادشاہ کا ہاتہہ پکڑ کر پوچہا تو کیسا ہی منصور ہی تیری اہل وعیال کیسی ہین
منصور نی کہا اسکو نکالو یہہ دیوانہ ہی پھر امام سی کہا تم قضا کا عہدہ قبول کرو امام نی فرمایا
مین ایک خزاز ہون کوفی والی مجھہ سی کپڑا مول لیتی ہین اشراف عرب کی ہوتی میری قضا کو قبول
نکرینگی بادشاہ نی کہا یہہ امر علم سی علاقہ رکھتا ہی نسب سی کچھہ کام نہین امام نی کہا مین
اس کام کی لائق نہین اور اس بات مین اگر سچا ہون تو عدم لیاقت ثابت ہوئی اور
جھوٹ کہتا ہون تو جھوٹا لیاقت قضا کی نہین رکھتا بادشاہ خاموش ہوا اور اسسی ناخوش
ہوا پھر شریک سی کہا تم قبول کرو انہون نی کہا مین سوداوی مزاج اور ضعیف
دماغ ہون بادشاہ نی کہا مین تیرا علاج کرونگا اچھا ہو جائیگا پھر انکو قاضی کیا لیکن
بادشاہ کو امام سی قضا کی قبول نکرنیسی عداوت ہوئی یہانتک کہ امام کی قتل پر کمر باندہی
پر کوئی حیلہ نہین چلتا تہا ایک دن وزیر نی مصلحت کر کر ایک عورت کو سکہلا کر
امام کی پاس بہیجا تب اوسنی پوچہا میرا خاوند غازی فی سبیل اللہ تہا اوسکی پاس ایک گھوڑا
تہا مجکو وصیت کر مرا ہی کہ اس گھوڑیکو اوس شخص کو دینا جو سب سی زیادہ خلافت کی سزاوار ہی

فرمائی ہین وہ کہو اُسکو وون فرمایا جعفر صادق کو جب وہ عورت گئی تب سمجہی کہ دیکہا
ہوئی آئی تہی حماد کو بہیجا کہ اس عورت کو بولالا کر وہ بادشاہ کی کہنی سی جلد نکل کر مالک بن
انس اور عطا بن رباح سی پوچہنی گئی تہی اُنہی بہی یہی جواب پایا امام صاحب نی اسیوقت
اپنی بیٹی کو وصیت لکہوائی اور کہا ابہی بادشاہ کا آدمی آتا ہوگا بیشک مجکو قتل کرینگی لیکن
مین حیلہ کرونگا یقین ہی کہ اس مسئلی کو مالک بن انس اور عطا بن رباح سی بہی ہوگا اگر تو چہپنگی
مین اونکی قول کی تصدیق کرونگا شاید اس حیلہ سی نجات پاؤن وہ ابہی ذکر کرتی ہین تہی کہ
بادشاہ کا آدمی بلانی کو آیا وہان جاکر مالک و عطا کو بیٹہا پایا بادشاہ نی پہلی امام سی پوچہا
تہی اس عورت کی سوال کا کیا جواب دیا آپنی اون جواب کا اعادہ کیا اور کہا تجسی جعفر صادق
بہتر ہین کہ وہ اولاد رسول اللہ سی ہین اور وہ متقی ہین نہ تو اور وہ عالم ہین تو بادشاہ نی
مالک و عطا سی پوچہا اونسی بہی یہی جواب پایا تب حیران ہوکر رخصت کیا جب وہان سی نکلی عطا نی امام
کی رکاب پکڑ کر کہا آج تمنی ہمکو قتل سی بچایا کہ ہمارے موافق جواب دیا الغرض بادشاہ کو اس
جواب [illegible] زیادہ کینہ بڑہا یہان تک کہ ایک دن ہتیار منگوا کر امام سی کہا [illegible] کا قبول
کرو امام نی کہا مجکو ہرگز صلاحیت نہین بادشاہ نی کہا تم جہوٹ کہتی ہو تمکو مقرر صلاحیت ہے
فرمایا اگر یہہ قول بادشاہ کا سچ ہی تو عجب ہے کہ بادشاہ جہوٹی کو قاضی کری [illegible] میری عدم
لیاقت ثابت ہوئی بادشاہ نی قسم کہائی ہین خواہ مخواہ قاضی کرونگا امام نی قسم کہائی
کہ نہ ہونگا ربیع بن یونس دربان نی کہا بادشاہ قسم [illegible] تم قسم [illegible] فرمایا بادشاہ کو
قسم کا کفارہ دینا مجہی بہت آسان ہی جب وسنی بہت اصرار کیا امام نی فرمایا امیر المؤمنین
خدا سی ڈر امانت ندی مگر اوسکو جو خدا سی ڈرتا ہو واللہ ما انا بمامون الرضا فکیف
مامون الغضب واللہ مین خوشی کی حالت مین مامون نہین غصہ مین کیونکر مامون
ہونگا جب کسیطرح نمانا تو قید کیا اور ہر روز دس کوڑی آپ کی سر مبارک پر پڑتی تہی امام فرماتی
دنیا مین کوڑی کہانا آسان ہی آخرت مین لوہی کی گرم گرز وسی اور انگاروں [illegible] مبارک [illegible]

ی ورم کر گیا اور پندرہوین دن جب پوری ہوئی تو سر سجدہ مین رکہہ کر انتقال کیا اور یہہ
سانحہ رجب کی مہینی سن ڈیڑہ سو ہجری مین واقع ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون
بعضی کہتی ہین دسوین دن زہر سی شہید کیا لوگونکی کثرت سی پانچ مرتبہ آپکی جنازیکی
نماز پڑہی گئی اور بغداد مین مقبرہ خیزران کی باب الطاق مین دفن ہوئی اور سن آپکا ستر برس کا ہوا
کذا فی تاریخ ابن خلکان کہتی ہین کہ امام صاحب کی تین کتاب تصنیف ہین باقی زبانی
منقول ہی ایک کتاب العالم والمتعلم دوسری کتاب الرسالہ کہ ابو عثمان بستی کو
بہیجی تہی تیسری فقہ اکبر کہ آپکی شاگرد ابو مطیع کی روایت کی ہی اور بعضی کہتی ہین کتاب مقصود صرف
مین بہی لکہی ہی واللہ اعلم

تمت

بحقیقۃ الحال وصفات الرجال

الحمد للہ کہ یہہ رسالہ مختصر فضائل ابو حنیفہ نعمان بن ثابت مین تصنیفات
عالم لوذعی فاضل یلمعی نحریر القمقام علامہ الفہام معارف آگاہ حقائق
دستگاہ جناب مولانا مفتی محمد سعد اللہ دامت فیوضہم سی نون
بتاریخ شعبان المعظم کی سنہ ۱۲۶۰ بارہ سو ساٹھ ہجری مین باہتمام عاصی
محمد حسین سی مطبع محمدی مین چھاپی سی مزین
ہوا خدایا جسطرح سی اسکی شیوع مین
محنت کی ہی اوسکی سعی مشکور کر
اور اوسکو ملت حنیفی پر ثابت رکہہ
آمین یارب
العالمین

جو چہاپی سی ہوئی فارغ اس کتاب کی آج تو بر محل کہا ظہر نی یون اسکی تاریخ	جناب پاک محمد حسین عالی طبع ابو حنیفہ کی یہہ ہوگئی فضائل طبع ۱۲۶۰



نکتۂ صیبتہ و فقہ احنا

از خلاصة الاحکام مسطور است

اگر زار بپسند حقیقت مذاہب بچند چیز شناسی بگو بدہ چیز

تفضیل الشیخین وحب الختنین وتعظیم القبلتین

وصلوٰۃ العیدین وتوقیر المقدستین وترک الخروج علی الامامین

والصلوٰۃ علی الجنازتین والامساک عن الشہادتین والرضاء بالقدرین

والمسح علی الخفین



بسم الله الرحمن الرحيم

اصل التوحيد وما يصح الاعتقاد عليه

یہہ کتاب ہے اصل توحید اور اعتقاد صحیح کی بیان میں

يجب ان يقول آمنت بالله وملائكته وكتبه ورسله واليوم
واجب ہی ہر مسلمان پر کہی صدق دلسی یقین لایا مین اللہ پر اور اوسکی سب فرشتون اور کتابون اور رسولون اور قیامت کے دن

الآخر والبعث بعد الموت والقدر خيره وشره من الله تعالى و
اور جلاوے جانی پر پیچہی مرنیکی اور خیر و شر کی تقدیر اللہ تعالی کی بنائی ہی

الحساب والميزان والجنة والنار حق كله والله تعالى واحد لا
حساب ہونا اور تلنا اعمال کا قیامت مین اور بہشت اور دوزخ سب حق ہی اور اللہ تعالی ایک ہی

من طريق العدد ولكن من طريق انه لا شريك له لم يلد ولم
عدد سی نہین بلکہ اس راہ سی کہ اوسکے کوئی ساجھی نہین نہ اولاد رکہتا ہی نہ

يولد ولم يكن له كفوا احد لا يشبه شيئا من الاشياء من خلقه
کسیکے اولاد سی ہے نہ کوئی اوسکا ہمسر ہی مشابہ نہین کسی چیز کی اپنی مخلوق مین سے

ولا يشبهه شيء من خلقه لم يزل ولا يزال بأسمائه وصفاته الذاتية

اور نہ مشابہ ہے اوسکی کوئی چیز اوسکی خلق میں ف ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ رہیگا ساتھ اپنی ناموں اور صفتوں ذاتی

والفعلية أما الذاتية فالحياة والقدرة والعلم والكلام والسمع

اور فعلی کی ساتھ ف صفت ذاتی زندگی جسکو کبھی موت نہیں اور قدرت ہر چیز پر اور جاننا ہر چیز کا اور کلام کرنا اور سننا

والبصر والإرادة وأما الفعلية فالتخليق والترزيق والإنشاء

اور دیکھنا اور ارادہ قدیم لیکن صفت فعلی ف سو پیدا کرنا مخلوق کا اور رزق دینا اور پیدا کرنا

والإبداع والصنع وغير ذلك من صفات الفعل لم يزل ولا يزال

اور ایجاد کرنا اور بنانا اور سوای اوسکی جو صفت فعلی ہیں وہ اپنی

بصفاته وأسمائه لم يحدث له صفة ولا اسم لم يزل عالما

صفت اور ناموں کی ساتھ ازلی ہی جسکی ابتدا نہیں نہ کوئی صفت اوسکی نو پیدا ہی نہ کوئی نام اوسکا ہمیشہ سے ہی وہ جانتا ہے

بعلمه والعلم صفة في الأزل وقادرا بقدرته والقدرة صفة

اپنی علم سے اور علم اوسکی صفت ہی قدیم سی اور ہمیشہ وہ قادر ہی ساتھ قدرت اپنی کی اور قدرت اوسکی

في الأزل وخالقا بتخليقه والتخليق صفة في الأزل وفاعلا بفعله

قدیمی ہی اور ہمیشہ پیدا کرنیوالا ہی ساتھ اپنی پیدا کرنیکی اور پیدا کرنا اوسکی صفت ازلی ہی اور کام کرنی والا ہی

والفعل صفة في الأزل والفاعل هو الله تعالى والمفعول مخلوق

اور کام کرنا اوسکی صفت ازلی ہی ف اور پیدا کرنیوالا اسکا اللہ ہی اور فعل کا اثر اللہ کا مخلوق ہی

وفعل الله تعالى غير مخلوق وصفاته في الأزل غير محدثة ولا مخلوقة

اور فعل اللہ تعالی کا قدیم ہی اور صفتیں اوسکی ازلی ہیں نو پیدا اور مخلوق نہیں

ف

فمن قال إنها مخلوقة أو محدثة أو وقف أو شك فيهما فهو كافر بالله والقرآن

اور جو کہی کہ اوسکی صفتیں مخلوق ہیں یا نو پیدا یا توقف اور شک کری ف وہ کافر منکر ہی خدا کا اور قرآن

كلام الله تعالى في المصاحف مكتوب وفي القلوب محفوظ

کلام اللہ تعالی کا ہی مصحفوں میں لکھا ہوا اور دلوں میں یاد

وعلى الألسنة مقروء وعلى النبي عليه الصلوة والسلام منزل

اور زبانوں پر پڑھا گیا اور پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام پر اوتارا گیا

ولفظنا بالقرآن مخلوق وكتابتنا له مخلوقة وقراءتنا له مخلوقة والقرآن غير مخلوق وما ذكره

اور ہمارا اقرار ہمارا زبانی قرآن کو مخلوق ہی اور لکھنا ہمارا اوسکو اور پڑھنا ہمارا اوسکو مخلوق ہی اور جو ذکر کیا

الله تعالى في القرآن عن موسى وغيره من الانبياء عليهم السلام وعن

اللہ تعالی نے قرآن میں حضرت موسے اور انکی سوا انبیا علیہم السلام اور

فرعون وابليس فان ذلك كله كلام الله تعالى اخبارا عنهم وكلام الله تعالى

فرعون اور شیطان کی احوال سی یہہ سب کلام اللہ تعالی کا ہی بطور خبر کی اونسی اور کلام خدا تعالی کا

غير مخلوق وكلام موسى وغيره من المخلوقين مخلوق والقرآن كلام الله تعالى

مخلوق نہیں اور کلام حضرت موسی اور مخلوقات کا مخلوق ہی اور قرآن کلام اللہ تعالی کا ہے

لا كلامهم وسمع موسى كلام الله كما في قوله تعالى وكلم الله موسى تكليما وقد

نہ اونکا کلام اور سنا حضرت موسی نے کلام خدا کا جیسا خدا کی قول میں ہی اور بات کی اللہ نے موسی سی بات اور بیشک

كان الله متكلما ولم يكن كلم موسى وقد كان الله تعالى

تھا اللہ متکلم اوس حال میں کہ نہیں بات کی تھی حضرت موسی سی اور بیشک تھا اللہ تعالی

خالقا في الازل ولم يخلق الخلق فلما كلم الله موسى كلمه

خالق تھا ازل میں اور ابھی نہیں پیدا کیا تھا خلق کو پھر جب کلام کیا اللہ نے موسی سی کلام کیا اوس سے

بكلامه الذي هو له صفة في الازل وصفاته كلها بخلاف

کلام کی ساتھہ جو اوسکی صفت ازل سے ہی اور سب صفتیں اوسکی ذاتی یا فعلی برخلاف

صفات المخلوقين يعلم لا كعلمنا ويقدر لا كقدرتنا

صفتوں مخلوقات کی ہیں جانتا ہی وہ پر ہمارا سا علم نہیں اور قدرت رکھتا ہی نہ ہماری سی

ويرى لا كرؤيتنا ويتكلم لا ككلامنا ويسمع لا كسمعنا

اور دیکھتا ہی نہ ہمارا سا دیکھنا اور کلام کرتا ہی نہ ہمارا سا کلام اور سنتا ہی نہ ہمارا سا سننا

نحن نتكلم بالآلات والحروف والله سبحانه يتكلم بلا آلة و

ہم کلام کرتے ہیں ساتھہ اسباب کی اور حروف کی اور اللہ سبحانہ کلام کرتا ہے بغیر اسباب اور

حروف والحروف مخلوقة وكلام الله تعالى غير مخلوق وهو شيء

حروف کے اور حروف مخلوق ہیں اور کلام اللہ تعالی کا مخلوق نہیں اور وہ شی ہے

الأشياء ومعنى الشيء إثباته بلا جسم ولا جوهر ولا عرض ولا حد

نہ اور جیسی [illegible] اور شی کی معنی موجود ہیں بغیر جسم کی ہی اور نہ جوہر ہی اور نہ عرض ف نہ کوئی اوسکی حد ہی

له ولا ضد له ولا ند له ولا مثل له وله يد ووجه ونفس كما ذكره

نہ کوئی اوسکا جھگڑالو ہی اور نہ شریک ہی اور نہ اوسکی مانند اور اوسکی لیی ہاتھ ہی اور منہ ہی اور نفس ہی جیسا کہ ذکر کیا ہی

الله تعالى في القرآن فهو صفات بلا كيف ولا يقال إن يده قدرته

اللہ تعالی نی قرآن میں ف پس یہہ صفتیں ہیں کہ کیفیت انکی معلوم نہیں ف اور کوئی نکہی کہ ہاتھ [illegible] قدرت

أو نعمته لأن فيه إبطال الصفة وهو قول أهل القدر والاعتزال

یا نعمت مراد ہی اس لیی کہ اس میں تو اوسکی صفت باطل ہوتی ہی اور یہہ قول قدریوں اور معتزلہ کا ہی

ولكن يده صفة بلا كيف غضبه ورضاه صفتان بلا كيف خلق

پر ہاتھ اوسکا جو اوسکی صفت ہی معلوم نہیں کیونکر ہی غصہ اور رضامندی اوسکی دو صفتیں ہیں معلوم نہیں کیسی ہیں

الله تعالى الأشياء لا من شيء وكان الله تعالى عالما في الأزل بالأشياء

اللہ تعالی نی [illegible] اور ہی اللہ تعالی جانتی [illegible] قدیم سی سب چیزوں کو

قبل كونها وهو الذي قدر الأشياء وقضاها ولا يكون في الدنيا

قبل [illegible] ہوتی [illegible] کہ مقرر کیا اوسنی سب چیزوں کو اور محکوم کیا اونکا اور نہیں ہوتی ہی کوئی چیز دنیا

ولا في الآخرة شيء إلا بمشيئته وعلمه وقضائه وقدره وكتبه في

اور آخرت میں بغیر اوسکی ارادہ اور علم اور حکم اور تقدیر اور لکھنی اوسکی کی

اللوح المحفوظ لكن كتبه بالوصف لا بالحكم والقضاء والقدر والمشية

لوح محفوظ میں پر لکھنا اوسکا وصف کی ساتھہ ہی نہ حکم کی ف اور قضا اور قدر اور مشیت

صفاته في الأزل بلا كيف يعلم الله تعالى المعدوم في حال عدمه

اوسکی صفتیں قدیم ہیں پر کیفیت معلوم نہیں ف جانتا ہی اللہ تعالی ناپید کو ہونیکی وقت

معدوما ويعلم أنه كيف يكون إذا أوجده ويعلم الله تعالى الموجود

ناپید اور جانتا ہی جیسی ہوئیگا جب پیدا کریگا اور جانتا ہی اللہ تعالی موجود کو

في حال وجوده موجودا ويعلم كيف يكون فناؤه ويعلم الله تعالى

ہونی کی وقت موجود اور جانتا ہی کیونکر وہ ناپید ہوگا اور جانتا ہی اللہ تعالی

القائم في حال قيامه قائما فاذا قعد فقد علمه قاعدا في حال قعوده

کھڑا کھڑی ہونے کی حال میں کھڑا پھر وہ جب بیٹھی تو جان لیتا ہی اوسکو بیٹھا بیٹھنے کی حال میں

من غير ان يتغير علمه او يحدث له علم ولكن التغير والاختلاف يحدث

بغیر علم اوسکا نہیں بدلتا اور نہ نیا پیدا ہوتا ہی مگر بدلنا اور تغیر پیدا ہوتا ہے

عند المخلوق خلق الله تعالى الخلق سليما من الكفر والايمان ثم خاطبهم

مخلوق میں پیدا کی اللہ تعالی نی ساری خلقت خالی کفر اور ایمان سی پھر خطاب کیا انکو

وامرهم ونهاهم فكفر من كفر بفعله وانكاره وجحوده بخذلان الله

اور حکم کیا نہی کیا انکو اور کافر ہوا جو پھر گیا اپنی اختیار اور انکار سی اور مکر جانے سی سبب چھوڑ دینی اللہ کے

اياه وامن من امن بفعله واقراره وتصديقه بتوفيق الله تعالى ونصرته

اوسکو اور مومن ہو جو ایمان لایا اپنی اختیار سی اور اقرار سی اور دل میں مان لینی سی سبب توفیق اللہ تعالی اور مدد

له اخرج ذرية ادم من صلبه فجعلهم عقلاء فخاطبهم وامرهم ونهاهم

اوسکی نکالا اوسنی ذریت آدم کو اوسکی پیٹھ سی انکو عقل دی پھر خطاب کیا انکو اور حکم کیا انکو اور نہی

فاقروا له بالربوبية فكان ذلك منهم ايمانا فهم يولدون على تلك الفطرة

پھر اقرار کیا اونہوں نی اوسکی پروردگار ہونیکا پس ہو رہا یہ اونسی ایمان پیدا ہوتی ہیں اوسی فطرت پر

ومن كفر بعد ذلك فقد بدله وغيره ومن امن وصدق فقد ثبت

اور جو کافر ہو جاتا ہی اسکی پیچھی وہ بدل ڈالتا ہی ایمان کو اور جو ایمان لاتا ہی اور تصدیق کرتا ہی پس تحقیق وہ ثابت رہتا ہی

عليه وداوم ولم يجبر احدا من خلقه على الكفر ولا على الايمان ولا

اپنی اقرار پر ہمیشہ اور نہیں زبردستی کی اللہ تعالی نی کسیکو اور نہ مسلمان اور نہیں

خلقهم مؤمنا ولا كافرا ولكن خلقهم اشخاصا والايمان والكفر فعل

پیدا کیا انکو مسلمان اور نہ کافر پر پیدا کیا انکو شخص اور ایمان اور کفر کام

العباد يعلم الله تعالى من يكفر في حال كفره كافرا فاذا امن بعد ذلك

بندوں کا ہی جانتا ہی اللہ تعالی کافر کو کفر کی حالت میں کافر پھر جب وہ ایمان لاتا ہی

علمه مؤمنا في حال ايمانه واحبه من غير ان يتغير علمه وصفته

جان لیتا ہی اوسکو مومن ایمان لانی کی وقت اور دوست رکھتا ہی اوسکو بغیر علم اور صفت اوسکے بدلنے

وأفعال العباد من الحركة والسكون كسبهم على الحقيقة و
اور سب بندوں کی حرکت اور سکون کمائی انہیں کی ہی ہوتی ہیں حقیقۃً اور
الله تعالى خلقها وهي كلها بمشيئته وعلمه وقضائه وقدره و
اللہ تعالی نے اونکو پیدا کیا ہے اور یہ سب کام اللہ کی ارادہ اور علم اور حکم اور تقدیر سے ہیں اور
الطاعات كلها ما كانت واجبة بأمر الله تعالى وبمحبته و
عبادتیں ہو رہی ہیں واجب ثابت ہیں اللہ کی امر سے اور اوسکے محبت
برضائه ومشيئته وقضائه وتقديره والمعاصي كلها بعلمه و
خوشنودی سے ہے اور ارادہ اور حکم اور تقدیر سے ہے اور سب گناہ اوسکے علم اور
قضائه وتقديره ومشيئته ولا بمحبته ولا برضائه ولا بأمره و
حکم اور تقدیر اور ارادہ سے ہیں نہ محبت اور نہ خوشنودی اور نہ امر سے اور
الأنبياء عليهم الصلوة والسلام كلهم منزهون عن الصغائر و
نبی اور اور سلام پاک ہیں گناہوں صغیرہ اور
الكبائر والكفر والقبائح وكانت منهم زلات وخطيات و محمد
کبیرہ اور کفر اور برے کام سے اور ہوئی ہیں ان سے لغزشیں اور خطائیں ف۲ اور محمد
عليه الصلوة والسلام حبيبه وعبده ورسوله ونبيه وصفيه
علیہ الصلوۃ والسلام دوست اوسکی اور بندی اوسکی اور رسول اور نبی اور مختار
ونقيه ولم يعبد الصنم ولم يشرك بالله تعالى طرفة عين ولم يرتكب
اور پاک کئے ہوئی اوسکی ہیں اونہوں نے بت کی عبادت نہیں کی اور نہ شرک کیا ساتھ اللہ تعالی کی پلک
صغيرة ولا كبيرة قط وأفضل الناس بعد رسول الله صلى الله عليه
صغیرہ اور کبیرہ نہیں کیا سب آدمیوں سے ف۳ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم أبو بكر الصديق ثم عمر بن الخطاب الفاروق ثم عثمان
وسلم ابوبکر صدیق ہیں ف۴ پھر عمر بن الخطاب الفاروق ف۵ پھر عثمان
ذو النورين ثم علي بن أبي طالب رضوان الله تعالى عليهم أجمعين
ذی النورین ف۶ پھر علی بن ابی طالب خوشنود ہو جو اللہ تعالی ان سب سے

عابدين على الحق ومع الحق نتولاهم جميعا ولا نذكر احدا من اصحاب

تھی وہ عبادت کرنی والی حق پر اور حق کی ساتھہ فـ۱ دوست رکھتی ہین ہم سبکو اور ہم یاد کرتی کسی صحابی کو

رسول الله عليه الصلوة والسلام الا بخير ولا نكفر مسلما بذنب من

جو تھی اون پر درود اور سلام مگر بہتری کی ساتھہ اور نہین کافر کرتی ہین ہم کسی مسلمان کو کسی گناہ کی سبب

الذنوب وان كانت كبيرة اذا لم يستحلها ولا نزيل عنه اسم الايمان

اگرچہ کبیرہ ہو جب تک وہ اوسکو حلال نجانی اور مسلمان کہنا اوسکو موقوف نہین کرتی ہین ہم اور

نسميه مؤمنا حقيقة ويجوز ان يكون مؤمنا فاسقا غير كافر والمسح

نام رکھتی ہین ہم اوسکا حقیقۃ مسلمان اور ہو سکتا ہی کہ کوئی مسلمان گناہ کبیرہ کری اور کافر نہو اور مسح

على الخفين سنة والصلوة خلف كل بر وفاجر من المؤمنين جائزة

موزون پر سنت ہی اور نماز پڑھنا پیچھی ہر نیک و بد مسلمان کی روا ہے

ولا نقول ان المؤمن لا تضره الذنوب ولا نقول انه لا يدخل النار

اور یہہ نہین کہتی ہم کہ گناہ مسلمان کو ضرر نہین کرتا اور ہم یہہ بھی نہین کہتی کہ دوزخ مین نہین جائیگا

ولا نقول انه يخلد فيها وان كان فاسقا بعد ان يخرج من الدنيا مؤمنا

اور یہہ نہین کہتی ہم کہ وہ ہمیشہ رہیگا اوسمین اگرچہ بدکار ہو جب دنیا سی ایمان کی ساتھہ گیا ہو

ولا نقول حسناتنا مقبولة وسيئاتنا مغفورة كقول المرجئة ولكن نقول

اور ہم یہہ نہین کہتی کہ نیکیان ہماری خواہ مخواہ مقبول اور گناہ ہماری معاف ہین جیسی مرجیہ کہتی ہین پر کہتی ہین ہم

من عمل عملا حسنا بجميع شرائطها خالية عن العيوب المفسدة ولم

جو نیک کام کریگا سب شرطون کی ساتھہ فـ۲ خالی تباہ کرنی والی عیبون سی اور نہ

يبطلها حتى يخرج من الدنيا مؤمنا فان الله تعالى لا يضيعها بل يقبلها

باطل کریگا اوسکو یہانتک کہ جاوی گا دنیا سی مسلمان تو الله تعالی نہین ضائع کریگا اوسکو بلکہ قبول کریگا

منه ويثيبه عليها وما كان من السيئات دون الشرك والكفر ولم يتب

اوس سی اور جزا دیگا اوسکو نیکی پر اور جو گناہ چھوٹا ہو شرک اور کفر سی اور اوس سی توبہ نکی

عنها صاحبها حتى مات مؤمنا في مشيئة الله ان شاء عذبه وان شاء

کرنی والی مسلمان نی مرتی دم تک تو وہ الله کی ارادہ مین ہی چاہی تو عذاب کری چاہی

عفا عنه ولم يعذبه بالنار ابدا والرياء اذا وقع في عمل من الاعمال فانه

بخشی اور کبھی دوزخ مین نہ ڈالیگا اور دکھلا کر عبادت کرنا جس کام مین ہو اوسکی نیکی

يبطل اجره وكذا العجب والآيات للانبياء والكرامات للاولياء

تباہ کر دیتا ہی اوسکی ثواب کو اور ایسہ ہی خود پسندی اور معجزی نبیون کے اور کرامتین ولیون کی

حق واما التي تكون لاعدائه مثل ابليس وفرعون والدجال كما روي في

حق ہین پر وہ کام عادت کی خلاف جو اللہ کی دشمنون سی ہوتی ہین جیسی شیطان اور فرعون اور دجال کی جیسا کہ

الاخبار انه كان ويكون لهم فلا نسميها آيات ولا كرامات ولكن

حدیثون مین آیا ہی کہ ہوئی ہین اور ہوونگی اونکا نام ہم آیات اور کرامات نہین کہتی لیکن

نسميها قضاء حاجاتهم وذلك لان الله تعالى يقضي حاجات

اونکو قضای حاجات کہتی ہین اور یہہ اسلئی کہ اللہ تعالی حاجت روا کرتا ہی

اعدائه استدراجا لهم وعقوبة لهم فيغترون ويزدادون طغيانا و

اپنی دشمنون کی ڈھیل دینی کو اور عذاب کی لئی آخرت مین پھر وہ اسی مین خوش ہوتی ہین اور زیادہ ظلم اور

كفرا وذلك كله جائز وممكن وكان الله تعالى خالقا قبل ان يخلق ورازقا

کفر کرتی ہین اور یہہ سب جائز ہی اور عقل سی کچھ دور نہین اور اللہ تعالی اپنی صفت خالقیت سی پہلی پیدا کرنی خلق سی

قبل ان يرزق والله تعالى يرى في الآخرة ويراه المؤمنون وهم بالجنة

پہلی رزق دینی سی رزاق اور اللہ تعالی دکھلا دیگا آخرت مین اور دیکھین گی اوسکو مسلمان بہشت مین

باعين رؤسهم بلا تشبيه ولا كيفية ولا يكون بينه وبين خلقه

سر کی آنکھون سی بغیر تشبیہ اور کیفیت کی اور نہو گی اوسمین اور اوسکی خلق مین

مسافة والايمان هو الاقرار والتصديق وايمان اهل السماء والارض

کچھ دوری نزدیکی پیمایش والی اور ایمان اقرار کرنا ہی زبان سی اور جی مین مان لینا اور ایمان آسمان والون اور زمین والون کا

لا يزيد ولا ينقص والمؤمنون مستوون في الايمان والتوحيد

نہ بڑھتا ہی نہ گھٹتا ہی اور مسلمان سب برابر ہین ایمان اور وحدانیت مین

متفاضلون في الاعمال والاسلام هو التسليم والانقياد لاوامر الله

کم و بیش ہین عمل کرنی مین اور اسلام کہتی ہین مان لینا دل مین اور بجا لانا حکمون اللہ کا ظاہر مین

فمن طريق اللغة فرق بين الايمان والاسلام ولكن لا يكون ايمان

پس لغت کی راہ سے ایمان اور اسلام کی معنی میں فرق ہی ف پر شرع میں ایمان

بلا اسلام ولا يوجد اسلام بلا ايمان فهما كالظهر مع البطن والدين

بغیر اسلام کی نہیں ہوتا اور نہ اسلام پایا جاتا ہی بغیر ایمان کی پس وہ دونوں برابر ہیں ایک چیز کی اور دین

اسم واقع على الايمان والاسلام والشرائع كلها نعرف الله تعالى

کہتی ہیں ایمان کو اور اسلام کو بھی اور سب شریعتوں کو بھی پہچانتی ہیں ہم اللہ تعالیٰ کو

حق معرفته كما وصف نفسه في كتابه بجميع صفاته وليس يقدر احد

جیسا چاہیی ہمکو جسطرح پر بیان کیا اللہ نے آپکو اپنی کتاب میں ساتھ صفتوں کے ف اور نہیں قدرت ہے کسی کو

ان يعبد الله تعالى حق عبادته كما هو اهله ولكنه يعبده بامره كما امره ويستوي

کہ عبادت کری اللہ تعالیٰ کی جیسی کہ چاہیی جس عبادت کی لائق ہی پر وہ عبادت کرتا ہی اللہ کی حکم سے جیسا اوسکو حکم ہی اور برابر

المؤمنون كلهم في المعرفة واليقين والتوكل والمحبة والرضاء والخوف

سب مسلمان [illegible] علم اور یقین اور بہروسا کرنے اور محبت [illegible] رضا [illegible] اور خوف

والرجاء والايمان في ذلك ويتفاوتون فيما دون الايمان في ذلك كله

اور امید میں ف اور ایمان میں بھی برابر ہوتی ان چیزونکی ف اور کم وزیادہ ہوتی ہیں [illegible] ان سب چیزون میں

والله تعالى متفضل على عباده عادل قد يعطي من الثواب اضعاف ما

اور اللہ تعالیٰ فضل کرنیوالا ہی اپنی بندون پر منصف ہی کبھو دیتا ہی دو گنا چوگنا

يستوجبه العبد تفضلا منه وقد يعاقب على الذنب عدلا منه و

بندہ کی حق سی اپنی فضل سے اور کبھو عذاب کرتا ہی گناہ پر اپنی انصاف سی اور

قد يعفو فضلا منه وشفاعة الانبياء عليهم السلام حق وشفاعة

کبھی بخشتا ہی اپنی فضل سی اور بخشوانا نبیون علیہم السلام کا قیامت میں حق ہی اور بخشوانا

النبي عليه الصلوة والسلام للمؤمنين المذنبين ولاهل الكبائر

ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا گنہگار مسلمانوں کو اور گناہ کبیرہ کرنی والون مسلمانکو

منهم المستوجبين العقاب حق ووزن الاعمال بالميزان يوم القيمة

جو لائق عذاب کی ہیں حق ہی اور تولنا اعمال کا ترازو میں قیامت کی دن

حق و حوض النبي عليه الصلوة والسلام حق والقصاص فيما بين

حق ہے اور حوض کوثر پیغمبر صلی اللہ علیہ والسلام کی لیئے حق ہے ف ۱ اور بدلا

الخصوم بالحسنات يوم القيمة حق فان لم يكن لهم الحسنات فطرح

جھگڑنے والے لوگوں میں نیکیوں کی قیامت میں حق ہے پھر اگر انکی نہو نیکیاں تو

السيئات عليهم حق جائز والجنة والنار مخلوقتان اليوم لا تفنيان

برائیاں انکی پر ڈالنا حق ہے اور جائز ف ۲ اور بہشت اور دوزخ پیدا کی ہوئی ہیں اب موجود ہیں کبھی انکو فنا نہیں

ابدا ولا تموت الحور العين ابدا ولا يفنى عقاب الله تعالى ولا ثوابه

اور نہ مرینگی کبھی حوریں بڑی آنکھوں والیاں اور نہ کبھی فنا ہوگا عذاب اللہ تعالی کا اور نہ ثواب ف ۳

سرمدا والله تعالى يهدي من يشاء فضلا منه ويضل من يشاء عدلا

اور اللہ تعالی راہ بتاتا ہے جسکو چاہتا ہے اپنی فضل سے اور گمراہ کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اپنی انصاف

منه واضلاله خذلانه وتفسير الخذلان ان لا يوفق العبد على ما يرضاه

اور گمراہ کرنا اللہ کا کیا ہے چھوڑ دینا اوسکا اور معنی خذلان کے توفیق نہ دینا اللہ کا بندہ کو اوس چیز پر کہ جس سے راضی ہے

عنه وهو عدل منه وكذا عقوبة المخذول على المعصية ولا يجوز

اور یہ انصاف ہے اوسکا اور ایسی ہی عذاب کرنا توفیق نہ دی ہوئی کا گناہ پر انصاف ہے ف ۴ اور یہ کہنا جائز نہیں

ان نقول ان الشيطان يسلب الايمان من العبد المؤمن قهرا وجبرا ولكن

کہ شیطان چھین لیجاتا ہے ایمان کو مسلمان سے زبردستی اور زوری لیکن

نقول العبد يدع الايمان فحينئذ يسلب منه الشيطان وسؤال منكر و

یوں کہیں کہ بندہ چھوڑ دیتا ہے ایمان کو پھر لے اوڑتا ہے اوس سے شیطان اور سوال منکر

نكير حق كائن في القبر واعادة الروح الى الجسد في قبره حق وضغطة

نکیر کا قبر میں ہونے والا حق ہے اور پھر آنا روح کا جسم میں گور کی بیچ حق ہے اور تنگی

القبر وعذابه حق كائن للكفار كلهم ولبعض عصاة المؤمنين و

گور کی اور بھینچنا اور عذاب اوسکا حق ہے ہونے والا ہے ساری کافروں اور بعض گنہگار مسلمانوں کی لیئے اور

كل شيء ذكره العلماء بالفارسية من صفات الله تعالى عز اسمه

جو چیز کہ ذکر کیا ہے اوسکو عالموں نے عجمی زبان میں ف ۵ اللہ عز اسمہ کی صفتوں سے

وجائز القول به سوى اليد بالفارسية ويجوز ان يقال بر دست خداي عز و

بولنا درست ہی قول سواے ید فارسی مین اور جائز ہی بولنا بر دی خدا عز و

جل بلا تشبيه ولا كيفية وليس قرب الله تعالى ولا بعده من طريق

جل بغیر تشبیہ اور کیفیت کی اور نہیں ہی نزدیک ہونا بندہ کا خدا سی اور دور ہونا مسافت کی

طول المسافة وقصرها ولكن على معنى الكرامة والهوان والمطيع قريب

درازی اور کمی سی ولیکن بزرگی اور اہانت کی راہ سی ہی اور بندہ فرمان بردار نزدیک ہی

منه بلا كيف والعاصي بعيد منه بلا كيف والقرب والبعد والاقبال

اس سی بغیر کیفیت کی اور گنہگار دور ہی اوس سی بغیر کیفیت کی اور نزدیکی اور دوری اور متوجہ ہونا

يقع على المناجي وكذلك جواره في الجنة والوقوف بين يديه بلا كيف

ہوتی ہی اہل مناجات کو حق تعالی کو اور ویسی ہی ہمسایہ ہونا بندی کا اور اللہ کا جنت مین اور کھڑا ہونا اوسکی سامنی بغیر کیفیت کے

والقرآن منزل على رسوله وهو في المصاحف مكتوب و

و قرآن پیغمبر پر نازل ہوا ہی اور صحیفون میں لکھا ہوا ہی اور

آيات القرآن في معنى الكلام كلها مستوية في الفضيلة والعظمة الا ان لبعضها

سب آیتین قرآن کی کلام کی معنی مین برابر ہین فضیلت لفظی اور معنوی مین مگر

فضيلة الذكر وفضيلة المذكور مثل آية الكرسي لان المذكور فيها

مگر بعض کو فضیلت لفظی اور معنوی دونو ہین جیسی آیۃ الکرسی اس لئی کہ اسمین ذکر ہے

جلال الله تعالى وعظمته وصفاته فاجتمعت فيها فضيلتان

اللہ کی ہیبت اور عظمت اور صفتوں کا پس جمع ہوئیں اسمین دو فضیلتین

فضيلة الذكر وفضيلة المذكور ولبعضها فضيلة الذكر فحسب مثل

لفظی اور معنوی اور بعض کو فقط فضیلت لفظی ہی جیسی

قصة الكفار وليس للمذكور فيها فضل وهم الكفار وكذلك الاسماء

قصی کافروں کا اور نہیں ہی اون مین کچھ معنوی بزرگی کہ وہ کافر لوگ ہین ف ۲ اور ایسی ہی اللہ کے نام

والصفات كلها مستوية في العظم والفضل لا تفاوت بينهما و

اور صفتین سب برابر ہین بزرگی لفظی اور معنوی مین فرق نہین اون دونون مین ف ۳ و

والدا رسول الله صلى الله عليه وسلم ماتا على الكفر وابو طالب عمه

ماباپ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کافر موئی اور ابو طالب چچا

مات كافرا وقاسم وطاهر وابراهيم كانوا ابناء رسول الله صلى

حضرت کا کافر موا اور قاسم اور طاہر اور ابراہیم تھی بیٹے رسول اللہ صلی

الله عليه وسلم وفاطمة ورقية وزينب وام كلثوم كن جميعا

اللہ علیہ وسلم کی اور فاطمہ اور رقیہ اور زینب اور ام کلثوم سب

بنات رسول الله صلى الله عليه وسلم واذا اشكل على الانسان شيء

بیٹیاں تہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ف اور جب کہ مسلمان آدمی کو کچھ

من دقائق علم التوحيد فانه ينبغي له ان يعتقد في الحال ما هو

علم کلام کی دقیقوں سے تو اوسکو ضرور ہی کہ اعتقاد کری بالفعل اجمالا اوس کا جو

الصواب عند الله تعالى الى ان يجد عالما فيسأله ولا يسعه تاخير

حق ہی اللہ کی نزدیک جب تک پاوی کسی عالم کو تو پوچھکر اعتقاد تفصیلی کری اور نہیں جائز ہی

الطلب ولا يعذر بالوقف فيه ويكفر ان وقف وخبر المعراج

طلب میں دیر کرنی اور عذر قبول نہیں توقف کرنی میں اور کافر ہوجاتا ہی آدمی اگر توقف کری ف اور معراج

حق ومن رده فهو مبتدع ضال وخروج الدجال ويأجوج

حق ہی اور جو اوسکو نمانی وہ بدعتی گمراہ ہے ف اور نکلنا دجال اور یاجوج

ومأجوج وطلوع الشمس من مغربها ونزول عيسى عليه السلام

اور ماجوج کا اور نکلنا سورج کا مغرب کی طرف سے اور اوترنا حضرت عیسی علیہ السلام کا

من السماء وسائر علامات يوم القيامة على ما وردت به الاخبار

آسمان سی اور باقی نشان قیامت کا جیسا وارد ہوا ہی صحیح حدیثوں میں

الصحيحة حق كائن والله تعالى يهدي من يشاء الى صراط مستقيم

حق ہی مقرر ہونیوالا ہی اور اللہ تعالی ہدایت کرتا ہی جسکو چاہی راہ سیدھی

بعد الحمد کہ کتاب ایں مستطاب موسوم بہ فقہ اکبر در مطبع محمدی پنجم جمادی الاولی ... انطباع برسر رشید

بسم الله الرحمن الرحيم

هذا كتاب الوصية للامام الاعظم ابي حنيفة لاصحابه

یہ ہے نسخہ وصیت نامہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا اپنی یاروں کی لیے

رضوان الله عليهم اجمعين لما مرض ابو حنيفة رحمه الله قال اعلموا

رضوان اللہ علیہم اجمعین جب بیمار ہوئی امام اعظم تو فرمایا کہ جانو

اصحابي واخواني وفقكم الله تعالى ان في مذهب اهل السنة و

میری یارو اور بھائیو خدا تمکو توفیق دے کہ مذہب اہل سنت اور

الجماعة اثني عشر نوعا من الخصال فمن كان يستقيم على هذه الخصال

جماعت مین بارہ خصلتین ہین اون پر جو

لا يكون مبتدعا ولا يكون صاحب الهواء فعليكم اصحابي واخواني

وہ بدعتی نہین ف۲ اور نہ ہوی کی چال والا ف۳ بھائیو

ان تكونوا في هذه الخصال حتى تكونوا في شفاعة نبينا محمد صلى الله

ان خصلتوں کو مضبوط پکڑو تمکو شفاعت پیغمبر صلے اللہ

عليه وآله واصحابه وسلم يوم القيمة اولها الايمان فصل

علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی قیامت مین نصیب ہو پہلی خصلت ایمان ہی ف۴ فصل پہلی

الايمان اقرار باللسان وتصديق بالقلب والاقرار وحده لا يكون ايمانا

ایمان کیا ہی زبان سی کہنا دل سی ماننا جو کچھ پیغمبر لاوے اور فقط زبانی ہی کا نام نہین

لانه لو كان ايمانا لكان المنافقون كلهم مؤمنين وكذلك المعرفة

والا سب منافق مومن ہوتی اور اسیطرح

وحدها لا تكون ايمانا لانها لو كانت ايمانا لكانت اهل الكتاب

فقط دل سی جاننا ایمان نہین والا ساری اہل کتاب

كلهم مؤمنين قال الله تعالى في حق المنافقين والله يشهد ان

مومن ہوتی حق تعالی فرماتاہی منافقوں کی حق مین اور اللہ گواہی دیتاہی کہ بیشک منافق

لكاذبون وقال في حق اهل الكتاب يعرفونه كما يعرفون ابناءهم

جھوٹے ہیں ف اور اہل کتاب کے حق میں فرماتا ہے وہ اوسکو ایسا جانتے ہیں جیسا اپنے بیٹوں کو

الآية والايمان لا يزيد ولا ينقص لانه لا يتصور زيادة الايمان الا

ایمان زیادہ کم نہیں اس لیے کہ زیادتی ایمان کی دھیان میں نہیں آتی مگر

بنقصان الكفر ولا يتصور نقصان الايمان الا بزيادة الكفر فكيف يجوز

اسطرح کہ کفر کی کمی ہو اور اسیطرح کمی نہیں ہو سکتی مگر اسطرح پر کہ کفر کی اوسمیں زیادتی ہو پھر کیونکر ہو سکتا

ان يكون الشخص الواحد في حالة واحدة مومنا وكافرا حقا وليس في

کہ ایک آدمی ایک ہی حال میں کافر مومن حقیقت دونو ہو

ايمان المؤمن شك كما انه ليس في كفر الكافر شك كقوله تعالى اولئك هم

مومن کے ایمان میں شک نہیں جیسا کافر کے کفر میں ف جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہے وہ لوگ

المؤمنون حقا واولئك هم الكافرون حقا والعاصون من امة محمد

مومن برحق ہیں اور وہ لوگ کافر بے شک ہیں اور گنہگار لوگ امت محمد

صلى الله عليه وسلم مؤمنون حقا وليسوا بكافرين فصل العمل غير

صلی اللہ علیہ وسلم کے یقینا مسلمان ہیں کافر نہیں ف فصل دوسرا عمل ایمان کا غیر ہے

الايمان والايمان غير العمل بدليل ان كثيرا من الاوقات يرتفع

اور ایمان عمل کی غیر اسواسطے کہ بہت وقت

العمل عن المؤمن ولا يجوز ان يقال ارتفع عنه الايمان فان الحائض ترتفع

عمل مومن سے جاتا رہتا ہے اور یہہ کہنا صحیح نہیں کہ ایمان اوس سے جاتا رہا اسواسطے کہ جیسا حیض والی عورت کے

عنها الصلوة ولا يجوز ان يقال ارتفع عنها الايمان او امرها بترك الايمان

نماز اوتر جاتی ہے اور یہہ نہیں کہہ سکتی کہ اوس سے ایمان جاتا رہا اور نہ یہہ کہ وہ چھوڑ رکھی گئی اوسکو نماز چھوڑ دینے کا حکم

وقد قال لها الشرع دعي الصوم ثم اقضيه ولا يجوز ان يقال دعي الايمان

اور شارع نے اوس سے فرمایا چھوڑ دے روزے پھر قضا کر ف اور یہہ کہنا صحیح نہیں چھوڑ دے ایمان

ثم اقضيه ويجوز ان يقال ليس على الفقير الزكوة ولا يجوز ان يقال

پھر قضا کر لینا اور یہہ کہنا روا ہے کہ فقیر پر زکوۃ نہیں اور یہہ نہیں کہہ سکتا

ليس على الفقير الايمان ولو قال تقدير الخير والشر من غير الله تعالى

کہ فقیر پر ایمان واجب نہیں ف اور جو کوئی کہے تقدیر خیر و شر کی سوای اللہ تعالی کی

لكان كافرا بالله تعالى وبطل توحيده لو كان له التوحيد فصل نقر

کسی اور کی بنائی ہے وہ کافر ہو گیا اور اگر وہ موحد تھا تو اسکی توحید بھی جاتی رہی ف فصل ہم اقرار

بان الاعمال ثلاثة فريضة وفضيلة ومعصية فالفريضة بامر الله

اس بات کا کہ بندوں کی کام تین طرح کی ہوتی ہیں ایک فرض جسکا کرنا ضروری ہی دوسری فضیلت ۳ تیسری بری کام

ومشيئته ومحبته ورضائه وقضائه وتقديره وارادته وتوفيقه

اور مشیت اور محبت اور رضامندی اور قضا اور تقدیر اور ارادہ اور توفیق

وتخليقه وحكمه وعلمه وكتابته في اللوح المحفوظ واما الفضيلة

اور پیدا کرنی اور حکم اور علم سی اور اوسکی لکھنی سی لوح محفوظ میں اور فضیلت کی کام

فليس بامر الله تعالى ولكن بمشيئته ومحبته ورضائه وقضائه وتقديره

خدا کی امر سی نہیں پر اوسکی مشیت اور محبت اور رضامندی اور قضا اور تقدیر

وتوفيقه وتخليقه وارادته وحكمه وعلمه وكتابته في اللوح المحفوظ

اور توفیق دینی اور پیدا کرنی اور ارادہ اور حکم اور علم اور لکھنی سی لوح محفوظ میں ہی

واما المعصية ليست بامر الله تعالى ولكن بمشيئته لا بمحبته وبقضائه لا

اور گناہوں کی کام خدا کی امر سی نہیں پر اوسکی مشیت سی ہیں محبت سی نہیں قضا سی ہیں

برضائه وبتقديره لا بتوفيقه وبخذلانه وعلمه و

رضا سی نہیں تقدیر سی ہیں توفیق سی نہیں خذلان سی ہیں اور اوس سی اور علم سی

كتابته في اللوح المحفوظ فصل نقر بان الله تعالى على العرش استوى

اور اوسکی لوح محفوظ میں لکھنی سی ف فصل چوتھی ہم اقرار کرتی ہیں کہ اللہ تعالی عرش پر مسلط ہی

من غير ان يكون له حاجة واستقرار عليه وهو الحافظ للعرش وغير

بدون اسکی کہ اسکو کچھ حاجت نہیں اور نہ اوسپر ٹھہراو ف اور اوسکی حفاظت میں ہی عرش اور غیر

العرش فلو كان محتاجا لما قدر على ايجاد العالم وتدبيره كالمخلوق

اگر محتاج ہوتا تو تمام عالم کو پیدا نہ کر سکتا اور نہ اوسکی تدبیر مثل مخلوق

ولو صار محتاجا الى الجلوس والقرار فقبل خلق العرش اين كان الله تعالى

اور عرش کے محتاج ہوتا بیٹھنے کا اور ٹھہرنے کا … تو پہلی عرش کے … کہاں تہا حق تعالی

منزه عن ذلك علوا كبيرا فصل نقر بان القرآن كلام الله تعالى ووحيه

ان باتوں سی بہت پاک ہی فصل … ہم اقرار کرتی ہین قران خدا کا کلام اور اوسکا بہیجا ہوا

وتنزيله وصفته لا هو ولا غيره بل هو صفته على التحقيق مكتوب

اور اوسکا اوتارا ہوا ہی اور اوسکی صفت ہی نہ عین ہی الله کا نہ غیر ہی بلکہ صفت اوسکی تحقیق ہی لکہا ہوا

في المصاحف مقروء بالالسن محفوظ في الصدور من غير حال فيها

مصحفوں مین پڑہا ہوا ہی زبانوں پر یاد ہی سینوں مین بغیر حلول کی ف

والحروف والحبر والكاغذ والكتاب كلها مخلوقة لانها افعال العباد

اور حروف اور سیاہی اور کاغذ اور لکہنا ہوا سب چیزین خدا کی بنائی ہین …

وكلام الله تعالى غير مخلوق لان الكتابة والحروف والكلمات والآيات

اور … کلام بنایا ہوا نہین قدیم ہی کیونکہ لکہنا اور حرف اور کلمی اور آیتین

كلها آلة القرآن لحاجة العباد اليه وكلام الله تعالى قائم بذاته ومعناه

یہ سب اسباب ہین قرآن … بندی … ان سب اسباب کے محتاج ہین اور کلام … ف

مفهوم بهذه الاشياء فمن قال بان كلام الله تعالى مخلوق فهو كافر

سمجہی جاتی ہین ان سب چیزون سی … جو کہی کلام الله کا مخلوق ہی وہ منکر ہی

بالله العظيم والله تعالى معبود لا يزال عما كان وكلامه مقروء ومكتوب

… عظیم کا اور الله تعالی معبود ہی … ف اور کلام اوسکا پڑہا ہوا …

ومحفوظ من غير مزايلة عنه فصل نقر بان افضل هذه الامة بعد

یاد کیا جاتا ہی بغیر زوال کی … فصل … ہم اقرار کرتی ہین سب سی بہتر اس امت مین

نبينا محمد عليه السلام ابو بكر ثم عمر ثم عثمان ثم علي رضي الله

… علیہ السلام کی … ابو بکر ہین پہر حضرت عمر پہر حضرت عثمان پہر حضرت علی …

عنهم اجمعين لقوله تعالى والسابقون السابقون اولئك المقربون

… اس دلیل سی کہ حق تعالی فرماتا ہی اگلی … اور وہی لوگ پاس ہونگی

في جنات النعيم كل من سبق فهو افضل ويحبهم كل مؤمن تقي ويبغضهم

نعمت کی باغون مین جو پہلی ہوا افضل ہین دوست رکھتے ہین اصحاب کو مسلمان پرہیزگار اور دشمن رکھتے ہین

كل منافق شقي فصل نقر بأن العبد مع اعماله واقراره ومعرفته

ہر منافق بدبخت فصل ساتوین ہم اقرار کرتی ہین کہ بندہ مع اعمال و اقرار اور پہچان سمیت

مخلوق فلما كان الفاعل مخلوقا فافعاله اولى ان يكون مخلوقا ولم يكن لهم

پیدا کی ہوئی ہین پھر جب کام کرنیوالی مخلوق ہوئی اسکے کامون کی ساتھ بطریق اولی وہ اب مخلوق ہی اور

طاقة لأنهم ضعفاء عاجزون والله تعالى خالقهم ورازقهم لقوله تعالى والله

طاقت نہو گی کیونکہ وہ سب کمزور ہین عاجز اور حقتعالی انکا پیدا کرنیوالا اور رزق دینی والا ہی جیسا کہ فرمایا ہی اور اللہ نی

خلقكم ثم يميتكم ثم يحييكم والكسب بالعلم حلال وجمع المال من

تمکو پیدا کیا پھر تمکو مارے گا پھر تمکو جلائیگا اور علم کی کمائی حلال ہی اور حلال کا مال جمع کرنا

الحلال حلال وجمع المال من الحرام حرام والخلق على ثلثة اصناف

حلال ہی اور حرام کا مال جمع کرنا حرام ہی لوگ تین طرح کی ہوتی ہین

المؤمن المخلص في ايمانه والكافر الجاحد في كفره والمنافق المداهن في

ایک مسلمان خالص ایمان والا دوسرا کافر صاف منکر تیسرا منافق ظاہر مین

نفاقه والله تعالى فرض على المؤمن العمل وعلى الكافر الايمان وعلى المنافق

اور خدا تعالی نی فرض کیا ہی مومن پر عمل کرنا اور کافر پر ایمان لانا اور منافق پر

الاخلاص لقوله تعالى يا ايها الناس اعبدوا ربكم وقال يا ايها المؤمنون

دل سی ایمان لانا حقتعالی فرماتا ہی ای لوگو بندگی کرو رب کو اور کہا یہہ یعنی ای مسلمانو

اطيعوا ويا ايها الكافرون آمنوا ويا ايها المنافقون اخلصوا فصل نقر

عمل نیک کرو اور ای کافرو ایمان لاؤ اور ای منافقو دل سی ایمان لاؤ فصل آٹھوین ہم اقرار کرتی ہین

بأن الاستطاعة مع الفعل لا قبل الفعل ولا بعد الفعل لأنه لو كان

قدرت کام کرنی کی کام کی ساتھ ہی نہ پہلی نہ پیچھی

قبل الفعل لكان العبد مستغنيا عن الله تعالى وقت الفعل

پہلی ہولی تو بندہ خدا سی بی پروا ہوتا کام کرنی کی وقت

و ٣

خلاف النص لقوله تعالى والله الغني وانتم الفقراء ولو كان [illegible]

خلاف نص حق تعالیٰ کی ہے کہ وہ فرماتا ہے اور اللہ بے پرواہی اور تم سب محتاج ہو اور اگر کام ہی اچھی ہوتا

لكان من المحال حصول [illegible] بلا استطاعة [illegible] نقر بان المسح على

تو یہہ محال ہے کہ کام بے قدرت ہو [illegible] فصل نوین ہم اقرار کرتے ہیں کہ مسح

الخفين جائز للمقيم يوما وليلة وللمسافر ثلثة ايام ولياليها لان

موزوں پر جائز ہے ف مقیم کو ایکدن رات اور مسافر کو تین رات دن اسواسطی

الحديث ورد هكذا ومن انكر فانه يخشى عليه الكفر لانه ثبت

کہ حدیث میں یوں ہی آیا ہے ف ۳ اور جو نہ مانے اوسپر کفر کا ڈر ہے کیونکہ حدیث متواتر سے ثابت ہو چکا

بالخبر المتواتر والقصر والافطار رخصة في السفر بنص الكتاب لقوله تعالى

اور کم کرنا نماز کا اور روزہ نہ رکھنا سفر میں اجازت ہے نص قرآن سے حق تعالیٰ فرماتا ہے

واذا ضربتم في الارض فليس عليكم جناح ان تقصروا من الصلوة و

اور جب سفر کرو تم زمین میں تو پھر تمکو گناہ نہیں اگر کم کرو نماز میں ف اور

في الافطار [illegible] قوله تعالى فمن كان منكم مريضا او على سفر فعدة من ايام اخر

[illegible] ثابت ہے قرآن [illegible] مقدمہ میں [illegible] فرمایا ہے جو تم میں بیمار رہا یا مسافر ہو تو اوسکو دن اتنی گن کر روزہ رکھنا چاہیے ف ۵

فصل نقر بان الله تعالى امر القلم بان يكتب فقال القلم ماذا اكتب يا

فصل دسوین ہم اقرار کرتے ہیں خدا تعالیٰ نے حکم کیا قلم کو لکھنے کا قلم نے کہا کیا لکھوں اے

ربي فقال الله تعالى اكتب ما هو كائن الى يوم القيامة لقوله تعالى وكل شيء فعلوه

میرے پروردگار فرمایا لکھ جو کچھ ہونے والا ہے قیامت تک جیسا حق تعالیٰ فرماتا ہے اور جو کچھ یہہ کرتے ہیں

في الزبر وكل صغير وكبير مستطر فصل نقر بان عذاب القبر كائن

کتابوں میں لکھا ہوا ہے اور ہر کام چھوٹا بڑا لکھی ہوئی ہیں فصل گیارہوین ہم اقرار کرتے ہیں عذاب قبر کا

لا محالة وسؤال منكر ونكير حق لورود الاحاديث والجنة والنار

[illegible] ہونے والا ہے اور سوال منکر نکیر کا ثابت ہے حدیثوں سے اور جنت اور دوزخ

حق وهما مخلوقتان لا فناء لهما لقوله تعالى في حق الجنة اعدت للمتقين

ثابت ہیں اور وہ دونو پیدا ہو چکی ہیں اونکو کبھی فنا نہیں فرمایا حق تعالیٰ نے جنت کی مقدمہ میں طیار ہو چکی

وفي حق النار اعدت للكافرين خلقهما الله تعالى للثواب والعقاب والميزان

اور دوزخ کی نسبت کہ طیار ہی کافرون کی لئی دونو خدا تعالی نی پیدا کئی ثواب و عذاب کی لئی اور ترازو

حق لقوله تعالى اقرأ كتابك كفى بنفسك اليوم عليك حسيبا فصل

حق ہی فرمایا خدا نی پڑھ اپنی نامہ اعمال بس ہی تو آج کی دن اپنی حساب کرنیکو فصل

نقر بان الله تعالى يحيي هذه النفوس بعد الموت ويبعثهم يوما كان مقداره

ہم اقرار کرتی ہین کہ خدا تعالی جلاویگا ان جیونکو بعد موت کی اور اوٹھاویگا اوس دن جسکی مدت

الف سنة للجزاء والثواب واداء الحقوق لقوله تعالى وان الله يبعث من

ہزار برس کی ہی فصل جزا اور ثواب کی لئی اور لوگونکی حق دلوانیکو جیسا حق تعالی نی فرمایا اور اللہ اوٹھاویگا

في القبور ولقاء الله تعالى لاهل الجنة بلا كيف ولا تشبيه ولا جهة حق

قبرونمین ہین اور خدا کا دیدار ہوگا جنتی لوگونکو بغیر کیفیت اور صورت اور جہت کی اور

شفاعة محمد صلى الله عليه وسلم حق لكل من هو اهل الجنة وان كان

شفاعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حق ہی ہر اوس شخص کو جو جنت کی قابل ہی اگرچہ

صاحب كبيرة وعائشة رضي الله عنها افضل نساء العالمين بعد خديجة

گناہ کبیرہ رکہتا ہو فصل اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سب عورتونسی بہتر ہین حضرت خدیجہ کبری کی بعد

الكبرى وهي ام المؤمنين ومطهرة من الزنا واهل الجنة في الجنة

اور وہ سب مومنون کی ماہین اور پاک ہین زنا سی اور جنتی جنت مین

خالدون واهل النار في النار خالدون لقوله تعالى في حق المؤمنين

ہمیشہ رہنی والی ہین اور دوزخی دوزخ مین ہمیشہ حق تعالی کی فرمانیسی مومنون کی حق مین

اولئك اصحاب الجنة هم فيها خالدون وفي حق الكافرين اولئك

یہی لوگ جنتی ہین اوسمین ہمیشہ رہینگی اور دوزخیون کی حق مین یہہ لوگ

اصحاب النار هم فيها خالدون

دوزخی ہین اور اوسمین ہمیشہ رہینگی

بعد الحمد کہ رسالہ فقہ اکبر و وصیت نامہ از امام اعظم کوفی با ترجمہ اردو المخاطب بسمای تحقیق مرکز [illegible]
عارف باللہ مفتی محمد سعد اللہ دت فیوضہ در شہر لکہنو متصل [illegible] کترہ مطبع محمدی بار دوم بقالب طبع [illegible]